رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر ۔۔۔ (۴) غیر مذاہب والوں سے ۔۔۔ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عہ

فہرست مضامین

نمبر ۴۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

تازہ الہامات و رؤیا

۲ - دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا دیکھا ۔ کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے ۔ وہ کچھ بولتی ہے ۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا ۔ یہ تھا ۔

اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ ۔ اگر تم مسلمان ہو ۔ اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں ۔ پھر الہام ہوا ۔

اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو ۔ اگر تم مسلمان ہو ۔ فرمایا ۔ کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے ۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے ۔ اس واسطے جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم پر توجہ کریں ۔

فرمایا ۔ مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے ۔ کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے ۔ اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے ۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے ۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا ۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے ۔ کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں ۔ سوچ کر انہیں یہ صلاح قرار پائی ۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے چنانچہ انہوں نے ایسا کیا ۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے ۔ اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے ۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا ۔ تاکہ اُن کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے ۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قایم کی ۔ سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے ۔ تو اس مرغی کی آواز کو سنیں مگر سب برابر نہیں ۔ کتنے مخلص ایسے ہیں ۔ کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں ۔ خدا ان کو جزائے خیر دے ۔

۶ - دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ

وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا ۔
قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّکَ وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ شَیْئًا ۔

۷ - دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ یہی الہامات پھر ہوئے اور ساتھ یہ الفاظ زاید تھے ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

۹ - دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ نئے قبرستان کی زمین کے متعلق الہام ہوا ۔

اُنْزِلَ فِیْهَا کُلُّ رَحْمَۃٍ

دارالامان کا ہفتہ

۱ - اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت کی صحت الحمد للہ اچھی ہے ۔ بزرگانِ ملت بھی بدستور خدمتِ دین میں مصروف ہیں ۔ فاضل امروہی بھی مع الخیر تشریف لے آئے ۔ اور انشاء اللہ العزیز لمبا قیام فرمائیں گے ۔

۲ - حضرت حجۃ اللہ کی توجہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی خاص اصلاح کی طرف از بس ہے آپ چاہتے ہیں کہ ایسا انتظام کیا جاوے جو ایسے عالم طیار ہو سکیں جو علوم عربیہ دینیہ میں مہارت رکھنے کے علاوہ یورپ کی زبانوں میں ماہر ہوں اور وہ اپنی زندگیاں خدمتِ دین اور اشاعت و تبلیغ اسلام کے لیئے وقف کریں ۔ وہ پورے قادر الکلام اور صاحب القلم ہوں ۔ قادیان کے اہل الرائے احباب اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں کہ کیا صورت اختیار کی جاوے ۔ غالباً جلسہ ڈسمبر میں یہ سوال عام طور پر مشورہ کے لئے قوم کے سامنے پیش ہوگا ۔ جو فی نفسہٖ ایک اہم اور غور طلب سوال ہے ۔
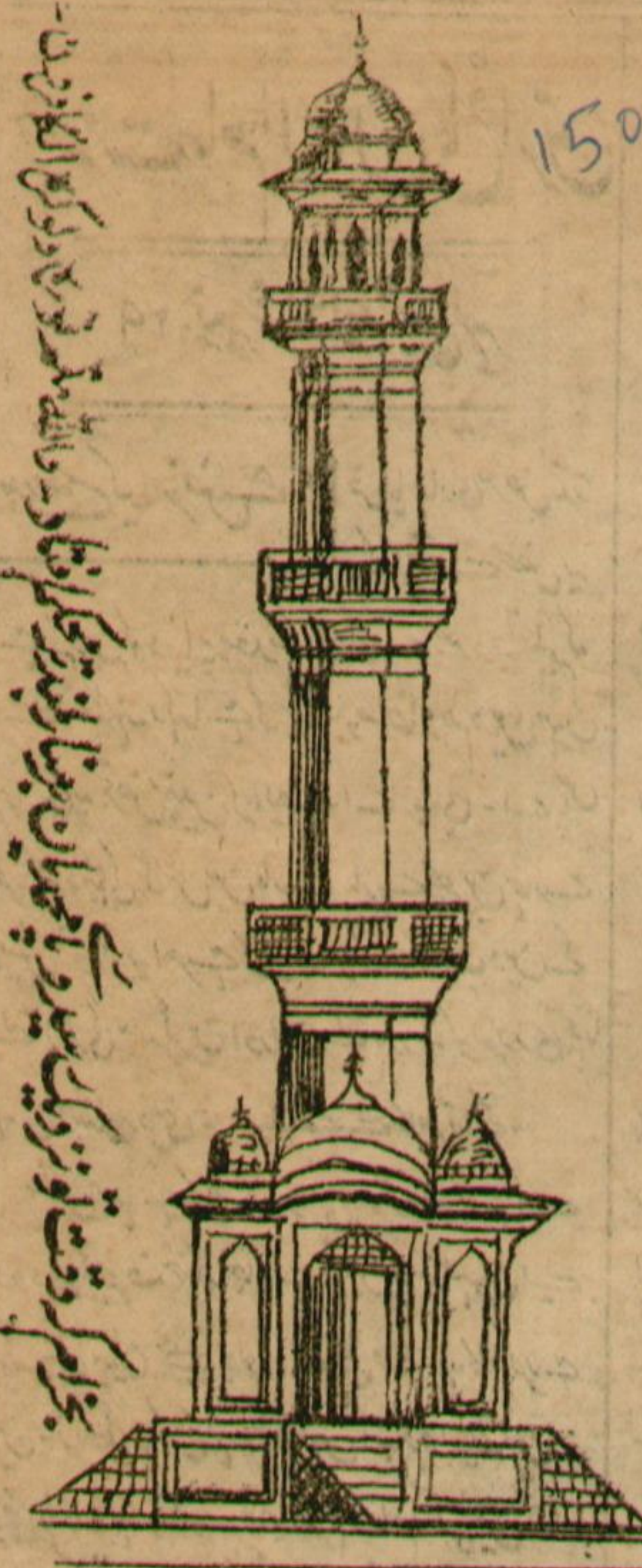
۳ - باہر سے احباب آنے شروع ہو گئے ۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور شیخ نیاز احمد صاحب آئے ہیں شیخ صاحب سردست واپس گئے ہیں پھر آئیں گے ۔ اور احباب بھی آ رہے ہیں ۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا ۔

حیاتِ صافی

مخدوم الملۃ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی پاک لائف لکھنے کے لئے میں مٹیریل بہم پہنچا رہا ہوں اسلیے اگر کسی صاحب کے پاس مولوی صاحب کا کوئی خط (خواہ کیسا ہی ہو) کوئی مضمون جو چھپا نہ ہو ۔ کوئی نظم یا اور تحریر ہو تو مجھے اسکی نقل صحیح بھجوا دیں ۔ اور یا آپ کی لائف کے واقعات میں سے کسی واقعہ کا علم ہو تو وہ ہی لکھ بھیجیں علاوہ بریں اگر کسی اخبار میں مولوی صاحب موصوف کے متعلق کوئی مضمون خواہ مخالف ہو یا موافق چھپا ہو تو ایسا اخبار ہی مجھے بھیجدیا جاوے یا اسکی صحیح نقل مع تاریخ نمبر و صفحہ اخبار ہو ۔ میں اگر زندہ رہا اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ العزیز جنوری میں اسکام کو شروع کرونگا ۔ ایڈیٹر الحکم

رسیدات مدرسہ و کالج

مدرسہ اور کالج فنڈ کی رسیدات بہت پیچھے رہ گئی ہیں لیکن سلسلہ وار انشاء اللہ سب چھپ جائینگی جن بزرگوں نے مدرسہ کی سی شتاب میں چندہ بہیجا ہے۔ وہ اس توقف رسید کے لئے مجھے معاف کریں۔ اور مطمئن رہیں کہ سلسلہ وار انکی رقوم مرسلہ کی رسید چھپ جائے گی۔ ایڈیٹر۔

رسیدات آمدنی مدرسہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشن مدرسہ عہ
سید اسد اللہ صاحب گرداور مدرسہ ۱۳ر
سید محمد رشید صاحب سیالکوٹ مدرسہ ۱۴ر
محمد بخش جنگوی ڈاکخانہ چنگا بنگیال ۲ر

۱۷ ستمبر

جماعت سیالکوٹ مدرسہ مالعہ ۱۱ر۹ پائی

۱۸ ستمبر

نظام الدین ڈاکخانہ ڈومیل مدرسہ ۱۰ر۹ پائی
غلام محی الدین فوڈ کلرک میرٹھ ۸ر
جماعت بال پور معرفت شاہ دین صاحب مدرسہ عہ

۲۰ ستمبر

منظور حق و اصغر علی طالب علم مدرسہ قادیان ۸ر
بابو غلام محمد صاحب ٹائم کیپر ریلوے پریس لاہور ۱۱ر
میاں نور الدین صاحب ضلع پر بیجہ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ مدرسہ ۸ر
جمال الدین ٹریفک کوپر ملتان مدرسہ ۔ لے

۲۲ ستمبر

محمد عثمان صاحب نقشہ نویس دفتر ایسٹ انڈیا الہ آباد مدرسہ عا
احمد الدین صاحب ڈوگری گومنہ تحصیل پسرور مدرسہ ۱۴ر
نظام الدین صاحب ۱۴ر
جمال الدین صاحب ۱۲ر
سید علی محمد شاہ صاحب گڑھ شنکر مدرسہ عہ
محمد ابراہیم صاحب بقاپور گڑھ شنکر ۱۴ر
جماعت بدب گڑھ معرفت حکیم محمد حسین صاحب بیتاہی صہ ۸ر
جماعت احمدیہ جون معرفت خلیفہ نور الدین صاحب مدرسہ ۳ر

۲۴ ستمبر

شیخ غلام احمد صاحب قادیان مدرسہ ۱۴ر
میاں احمد صاحب ساکن دہرم کوٹ رندھاوا مدرسہ ۱۴ر
محمد اسمٰعیل صاحب کلرک ڈیرہ غازیخان مدرسہ عا
گلاب خان صاحب سب پوسٹماسٹر راولپنڈی مدرسہ عہ
نواب دین صاحب کلرک ڈیرہ غازیخان عہ
منشی نور الدین صاحب کلرک گورداسپور مدرسہ ۸ر
شیخ ضیاء اللہ صاحب انرمانسہرہ ۸ر
بابو فیروز علی صاحب مسکوال مساکین ۱۴ر مدرسہ ۸ر
منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ مدرسہ صہ

بابو عبد الرحمٰن صاحب انبالہ مدرسہ عہ

۲۵ ستمبر

ماسٹر محمد دین صاحب سابق ٹیچر مدرسہ قادیان مدرسہ ۱ر
میاں فضل دین صاحب ساکن خوشاب لعہ
گلاب دین صاحب احمدی از رہتاس مساکین ۸ر مدرسہ ۸ر

۲۶ ستمبر

عنایت اللہ صاحب الامین انیسر مظفر گڑھ مدرسہ لے
شیخ چراغ دین صاحب سلطان خورد فروش بازار چوک متھو مدرسہ لے

۲۷ ستمبر

حاکم علی شاہ صاحب والد طفیل حسین مدرس مدرسہ نادون مدرسہ عا
محمد صدیق صاحب مدرس مہار کلے مدرسہ ۱۱ر
جماعت مردان معرفت محمد یوسف صاحب مدرسہ لے ۲ر

۲۸ ستمبر

حکیم ابو عبد الغنی محمد صالح بہلول پور چک ۳۲ع مدرسہ ۱۲ر مساکین عہ ۱۰ر

۳۰ ستمبر

عبد القادر صاحب مدرس منصوران ضلع لودہیانہ بیتامی مدرسہ ۴ر
احمد دین صاحب زرگر منڈی بہری گوگیرہ مساکین عا ۲ر
سید حیات علی صاحب دانہ ۔ مانسہرہ مدرسہ صہ

۱۔ کالج فنڈ

مستری غلام الٰہی صاحب لوہار للعہ ۸ر
ایک عورت ۱ر
میاں روشن دین صاحب سنار عہ ۸ر
مستری فضل دین صاحب عہ
میاں عبد الغفور صاحب لوہار صہ
میاں محمد عظیم صاحب لوہار عہ
میاں اللہ دتا صہ
مستری فضل الٰہی عا
میاں اسمٰعیل ولد الدین صاحب عہ
میاں حاجی لوہار عہ
ماسٹر عبد الرؤف صاحب عہ ۱۴ر
مستری غلام احمد لوہار ۸ر
میاں غلام محی الدین صاحب للعہ
میاں اللہ جوایا لوہار لے
میاں اللہ دتا ولد نور احمد لوہار عا
مستری مولا بخش لوہار عا
مستری کرم الٰہی صاحب عہ
میاں فضل الٰہی رفوگر عہ
اسم نامعلوم ۲ر
ایک سائل ۱ر
میاں بہادر قوم راے عہ ۳ر
محمد دین ولد دتہ ترکھان عہ
مستری عبد الرحمان ترکھان عا

۲۔ طلبۃ العلم فنڈ

حکیم عبد الرحیم صاحب محمد امین وغیرہ عہ

مولوی غلام حسین صاحب عا
مستورات حکیم فضل دین صاحب ۳ر

۳۔ جلیان فنڈ

منشی جلال خان صاحب عہ
مولوی غلام حسین صاحب عا ۲ر
بیگمات .... عہ

ضروری اطلاع

اب بہی دیکھا جاتا ہے کہ احباب خط و کتابت میں نمبر خریداری جو ہر ایک چٹ پر مطبوعہ یا دستی ہوتا ہے۔ نہیں دیتے ہیں جس سے تعمیل کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے اور اس کے علاوہ تضیع اوقات الگ ہوتا ہے۔ اس لئے خریداران کو ضروری ہے۔ کہ خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔

محرر دفتر الحکم

احمدی ...... یا احمدی سامان ورزش

السلام علیکم۔ آپکے احمدی کارخانہ میں ہر قسم کا سامان ورزش اعلیٰ قسم کا تیار رہتا ہے انگریزی اشیا بہی موجود ہیں۔ گو پہلے آپکو معلوم نہیں تہا مگر اب آپکو کہیں جانے اور تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ بآواز بلند خدا کو حاضر کرکے کہتے ہیں کہ ہمارے ارزاں اور بہتر عمدہ مال کہیں نہیں ملیگا صفائی معاملہ اور ایمانداری کے واسطے اس کارخانہ کا نام کافی ہے۔ ادلبس۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش ہو۔ مختصر فہرست اشیا حسب ذیل ہیں جو درخواست پر مل سکتی ہیں

کرکٹ بیٹ		فٹ بال بمعہ مکمل	لے
کین ہینڈل دو ربڑ بعوہ	عنلہ	″ ″	للعہ ۱۴ر
کارک ″ ایک ربڑ	لے	″ ″	۱۴ر
صرف ایک ربڑ	معہ	ہاں ٹکہیں جوڑ والی	للعہ
درجہ دوم	لے	″ ڈوری والی	۸ر
″ سوم	للعہ	″ مادہ اول	عا
وکٹ پریکٹس	۱۴ر	″ درجہ دوم فیتہ	للعہ
دوم درجہ	لے	ٹین سفید لکڑی	عا
سوم	عا	″ بیلچہ	عہ
بال درجہ اول فی درجن	سہ	بیڈمنٹن سفید	عہ
دوم ″	لعہ	″ بلے	۸ر
پریکٹس	معہ	سٹل کارک	عا ۱۲ر
لیگ گارڈ چمڑہ	للعہ	دوم درجہ	للعہ ۸ر
″ زین	للعہ ۸ر	دلن بال فی درجن	للعہ

نوٹ:۔ احمدی بہائیوں سے ہے فیصد یا ۱۲ فیصدی کمیشن غیر احمدی ۲ فیصدی کمیشن۔ پتہ خوشخط مال وی پی۔
منیجر ایم خدا بخش اینڈ کو احمدی سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجربات سے فائدہ اوٹھاؤ

مینے اللہ تعالےٰ پر بہروسہ کرکے ایک شفاخانہ کہولنا چاہا ہے۔ جسمین اصول صحت کی خلاف ورزی کیوجہ سے جو لوگ دکھ اٹھا رہے ہون۔ ان سے بقدر طاقت ہمدردی کرون مینے پنجاب کا سفر کیا ہے۔ مجھے کسی سادہو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہان مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے مین بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ سالہا سال سے مین مولوی حکیم نورالدین بھیروی ثم القادیانی کے مطب مین ان کے ماتحت اور نگرانی مین ہر قسم کے مریضون کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہون اور اب تک بہی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھ بیرونی مریضون کی خط و کتابت اور اون کے لئے نسخہ جات تجویز کرنا بہی میرے ہی سپرد ہے پس جو لوگ حضرت حکیم الامۃ کے طریق علاج اور آپ کی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہین اور مین جانتا ہون پنجاب مین کوئی جگہ ہوگی جہان ایسے واقف کار موجود نہ ہون ان کے لئے اتنا کہدینا کافی ہے میری تجربہ اور اس دعوے کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بہی ہوتی ہے۔ اور اب جو مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمین بہی میرا یہی معمول ہوگا **امراض عامہ** جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتے ہین کا تو علاج بذریعہ آزمودہ اور مجرب نسخون کے ذریعہ ہوگا۔ جو مولوی صاحب کے مطب مین ہمیشہ مشتمل ہوتے ہین اور خاص اور قابل غور امراض مین مولوی صاحب ممدوح کے مشورہ سے یہ نسخہ جات تجویز ہوا کرین گے۔ اس بنا پر یہ شفاخانہ جس کا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکہا گیا ہے مینے قادیان مین کہولدیا ہے اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک اور عظیم الشان کام بہی مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کی طبی **تحقیقات اور مجربات** کو جو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری اور ہر قسم کے جدید تجربون پر مشتمل ہے۔ بذریعہ رسالجات یا کتب کے شائع کیا جاوے۔

سرمہ زنگاری۔ حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزارہا مریضون پر آزمایا ہوا آنکھون کی بہت سی بیماریون خصوصاً جالا۔ دہند۔ سبل (یعنی آنکھون مین سرخ ڈورے پڑجانا) ڈھلکا آنکھون مین پانی جانا۔ جرب جس مین پلکون کی سرخی نمودار ہو وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ **سرمہ نورالعین**۔ مولوی نورالدین صاحب کا مجربہ اور آزمودہ ہر ایک قسم کی آنکھون کی بیماریون مین مفید ہے جسمین بڑا جز و ممیرا ہے قیمت فی تولہ عہ **آتشک کی گولیان** قیمت فی ڈبیا عہ **آتشک کی بتیان** خواہ کیسا ہی زخم آتشک ہو صرف تین دن دہونی دینے سے خشک ہوجاتا ہے قیمت تین بتی عہ **سفوف جریان** (مرد کو ہو یا عورت کو) چند روز کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ ۸ **سفوف سوزاک** قیمت سات خوراک کے لئے عہ **حبوب باد گولہ** یہ گولیان امراض ہسٹریا (باد گولہ) مین ازبس مفید ہین عورتین عموماً اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین اور بسبب جن۔ بہوت کے آسیب کا وہم رکھنے کے بہت سا روپیہ خرچ کرڈالتے ہین اور اندہی اندر گھل گھل کر مرجاتی ہین ان گولیون کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا عہ **حب طحال** قیمت فی ڈبیا ۱۲ر **کہانسی کی گولیان** قیمت فی ڈبیا ۸ر **حبوب بواسیر** فی ڈبیا عہ **روغن** قیمت فی شیشی عہ **بال اڑانیکا پوڈر** فی ڈبیا ۸ر **حب ضیق النفس** قیمت فی ڈبیا عہ **دوائے ناسور**۔ قیمت فی ڈبیا **روغن دافع امراض گوش** قیمت فی شیشی ۸ر **مرض اٹہرا کی مجرب دوائی** یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی ہے جن عورتون کے بچے بچپن مین اس مرض سے تلف ہوجاتے ہین یہ مولوی صاحب کی چند مجرب ادویہ ہین کچھہ تو گولیان ہونگی جو عورت کو ابتدائے حمل تک کہانی ہونگی کچھہ خاص قسم کی ادویہ کی ہوئی اجوائن اور فلفل سیاہ ہوگی جو عورت کو شروع حمل سے تا اختتام ایام رضاعت کہانی پڑے گی قیمت کل دوائی کی جو اس تمام عرصہ مین کہائی جاویگی عے **منجن**۔ قیمت فی ڈبیا ۸ر **خارش کی عجیب دوائی** فی ڈبیا ۸ر

لاکہہ شہادتون کی ایک شہادت

مین تصدیق کرتا ہون کہ فضل الرحمن بہت تجارب واقف اور خوب حاذق ہے بعض خطرناک بیماریون و نفث الدم اور استسقا مین اسنے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا مین امید کرتا ہون کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بہی اور اسکی باعث لوگون کو نفع پہونچیگا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔ آمین۔

نورالدین

ہر مرض کے لئے دوائی بذریعہ وی پی پارسل بہیجی جاوے گی جن امراض کی تشخیص بذریعہ خط و کتابت نہین ہوسکتی ان کا علاج بجز مریض کے دیکھنے کے نہین کیا جاویگا۔ ہمارا کام صرف اشتہاری طبیب بننا نہین بلکہ مریض کو شفا ہونا اصل مقصود ہے ہان اسمین ذاتی نفع بہی مقصود ہوگا مگر عام اشتہاری طبیبون کی طرح نہین۔

نوٹ کسی خط کا جواب بدون جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے کے نہین دیا جاویگا۔ ایسے صاحب جواب آنیکی شکایت نکرین۔

المشتہر

مفتی فضل الرحمان منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

اینجنٹون کی ضرورت ہے کمیشن عمدہ ہے

کیا آپ کو معلوم نہین ہے کہ بہارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بہر مین ایک لاثانی کمپنی ہے۔ مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اسکا کل انتظام دیسیون کے ہاتہہ مین ہے (۲) اسکا سرمایہ دیسی کارخانون اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیون کے ہاتہہ مین انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیون کے مقابلہ مین بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کرچکے ہین انکے پس ماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے اسکے علاوہ اور بہی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی و ملکی وجوہات کو مدنظر رکھے گا تو وہ قائل ہوجائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بہارت کے اور کسی کمپنی مین نہین کرانا چاہئے آج وقت ہے کہ آپ محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچون اور دیگر عزیزون کے لئے ایک معقول رقم چہوڑ جانیکا انتظام کرین۔ ہماری کمپنی پراسپیکٹس کا سرسری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قائل کردیگا۔ ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھکر بہیجئے پراسپیکٹس مذکور آپ کی خدمت مین بذریعہ ڈاک پہونچ جائیگا۔

گیان چند منیجر و ایکچواری یا درخواستین بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری بہارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئین

مرا برف بارید بر سر زاغ — نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑہاپا دنیا کی خوشیون کا خاتمہ ہے جنکے اولاد نہو انکا بڑہاپا تو غضب ڈہاتا ہے آپ بہی اگر مایوسی کی حد تک پہونچ گئے ہین تو مفصلہ ذیل غور سے پڑہین **شاہی خضاب** مثل تیل کے سہلیں کے لگایا جاتا ہے بالون کو دو منٹ مین بہنور سیاہ کردیتا ہے اور نہ بالون کو سخت کرتا ہے۔ قیمت عہ **روح افزا** نامردی۔ سستی۔ لاولدی۔ ضعف باہ و دماغ۔ جریان۔ درد کمر کے واسطے اکسیر ہے۔ پیر کو نوجوان کو پہلتن بناتا ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی۔ **روح النساء**۔ حیض بے قاعدہ کم یا زیادہ دیر بعد یا جلدی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے۔ سفید پانی آوے لاولدی ہو یا اون پر سوزش ہو غرضیکہ عورتون کی سب بیماریون کے واسطے مجرب ہے فی شیشی قیمت تین روپیہ۔ **فرانسیسی گلگونہ**۔ چہرے سے چہریان چہائیان سیاہ داغ و کیل وغیرہ دور کرکے خوبصورت اور اُجلا بنا دیتا ہے خوبصورتی کیواسطے لازمی ہے قیمت عہ **گولیان و روغن**۔ انکے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہین اگر کچہہ سفید ہوگئے ہون تو بہی سیاہ ہوجاتے ہین اور پہر ہمیشہ سیاہ رہتے ہین قیمت عہ **بال اڑانیکا تیل**۔ بلا کسی خارش اور تکلیف کے دو منٹ مین نازک جگہ کے بال بہی دور ہون۔ قیمت ۸ر فی شیشی **سرمہ ممیرا**۔ دہند۔ غباری۔ لالی۔ پڑبال۔ پانی جانا۔ وابتدائی موتیا بند کیواسطے اکسیر ہے قیمت دو روپیہ تولہ۔ **بواسیر خونی**۔ بادی جدی یا آتشک سے ہو۔ سے اگر ہونا بلا تکلیف کم قیمت عہ **دمہ** کیسا ہی پرانا و سخت دمہ ہو خواہ پہیپہڑے خراب ہوگئے ہون بشرطیہ شفا ہو۔ قیمت تین روپیہ۔ **دوائی آتشک**

خط و کتابت کا پتہ۔ **ڈاکٹر کیسر سنگہ ایم۔ اے بکرم ہسپتال فیروز پور شہر پنجاب**

تندرستی کا بیمہ

یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد بہارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کہ مشہور ڈاکٹر اور لندن رائل کمسٹری مدرسہ کے ممبر کیمیکل اگزامینر ولیم رسٹراٹ گریر صاحب بہادر نے جانچ فرما کر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے

فوائد نمک سلیمانی

نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اوسکی قوت کا محافظ رہتا ہے اسوجہ سے حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہو کر خون صالح پیدا اگر پورے پرہیز کے ساتھ روزانہ اس نمک سلیمانی کا استعمال کیا جائے تو نیا اور صاف خون معمول سے زائد تندرست انسان کے بدن میں پیدا ہو سکتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہو کر چستی اور مردانگی پیدا ہو سکتی ہے اور انسان صحیح و تندرست رہ سکتا ہے۔ یہ نمک سلیمانی امراض ذیل میں جو کہ معدہ کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں مثلاً ہیضہ۔ تخمہ۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قراقر۔ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا گلے کی سوزش۔ پیٹ کا درد۔ اسہال۔ پیچش۔ ریاح کا درد۔ کمی اشتہا۔ بواسیر۔ قبض ان سب شکایتوں میں مثل جادو کے اپنا اثر دکھلاتا ہے چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ اور مثانہ کی گرمی کا محافظ ہے اسوجہ سے بار بار پیشاب آنے کو بھی روکتا ہے۔ دمہ یا سانس کا پھولنا۔ جو کہ بدہضمی غذا یا زیادتی بلغم سے ہو انمیں بھی یہ مفید ہے معدہ کے فضلات فاسدہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اسوجہ سے گٹھیہ کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ ہیضہ یا طاعون کے دنوں میں اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہے۔

ہزاروں میں سے دو چار سرٹیفکیٹوں کا خلاصہ

جناب معلے القاب دبیر الدولہ ناظم یار جنگ اوستاد جہان مرزا خانصاحب داغ دہلوی مقام حیدر آباد دکن سے تاریخ ۴ جون ۱۹۰۱ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور انہیں اوصاف کے ساتھ موصوف پایا جیسا اشتہار میں درج ہے اور جس شخص کو دیا گیا اس نے بھی تعریف کی **جناب** صاحبزادہ محمد امین الرحمان خانصاحب نبیرہ عالیجناب نواب صاحب الٰہی بخش مرحوم ۹۔ دسمبر ۱۹۰۴ء کو مقام لدہیانہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ واقعی آپکا نمک سلیمانی بدہضمی کھٹی ڈکار۔ نفخ۔ درد ریاحی۔ درد شکم کے واسطے نہایت مفید پایا میرے چند دوست معدہ کی شکایت کے شاکی تھے میرے پاس آئے تھے آپکا نمک سلیمانی انکو دیا خدا کے فضل سے ان لوگوں کو آرام ہوا درحقیقت آپکا نمک سلیمانی امراض معدہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور میں خود درد ریاحی اور کھٹی ڈکاروں کے مرض میں مبتلا تھا میں نے نمک سلیمانی کے استعمال سے شفا کلی حاصل کی۔
جناب مولوی بافضل الدین احمد صاحب استاد جناب نواب ولیعہد بہادر ریاست بہوپال تحریر فرماتے ہیں کہ میرا لڑکا پانچ برس سے بعارضہ دست اور پیچش بیمار رہتا اور ہر طرح کی دوا یونانی و ڈاکٹری کی گئی مگر فائدہ نہ ہوا آپکے نمک سلیمانی کا استعمال کراتا ہوں جس سے اسکو فائدہ معلوم ہوتا ہے اور امید ہے کہ آپکے نمک سلیمانی سے مرض دیرینہ دفع ہو جائیگا براہ مہربانی دو شیشیاں نمک سلیمانی کی اور بھیجدیجئے۔ **جناب** بارو سالک رام سنگہ صاحب مقام ٹوکیو ملک جاپان سے ۲۳۔ اگست ۱۹۰۴ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ میں آپکا نہایت ممنون ہوں کہ آپکے بنائے ہوئے نمک سلیمانی نے سمندر کے سفر میں جو کہ مجھکو جاپان آتے وقت درپیش تھا۔ بہت مدد کی سمندری بیماری مثل قے۔ متلی و چکر وغیرہ میں اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوتا تھا۔ آپکا نمک سلیمانی معدہ کی شکایتوں کے واسطے بھی نہایت ہی مجرب دوا ہے اور کھانے میں نہایت خوش ذائقہ ہے۔
جناب بابو شل رام صاحب میندار ڈیرہ اسمٰعیل خان ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی و سیاح یورپ و امریکہ وغیرہ۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا نمک سلیمانی صرف معدہ ہی کیواسطے اکسیر نہیں ہے بلکہ سمندر کی بیماریوں مثل متلی۔ چکر۔ قے۔ بخار وغیرہ میں بھی اپنا اثر بہت اچھا دکھاتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپکا یہ نمک سلیمانی سمندر کے سفر کرنے والے لوگ اپنے ساتھ رکھکر ضرور فائدہ اٹھائیں گے اور اسکے استعمال سے سمندر کی بیماریوں سے محفوظ رہینگے۔
ڈاکٹر و مجسٹریٹ بلیا جناب پنڈت رماشنکر صاحب مصر ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ بابو گنیش پرشاد بہارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑھانے کیواسطے بہت ہی مفید ہے۔
جناب منشی محبوب عالم صاحب مالک و ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اپنے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بہارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ثقل معدہ۔ سوء ہضمی پر متعدد بار آزمایا گیا نہایت مفید پایا کھٹی اور جلی ہوئی ڈکاروں کو روک دیتا ہے غرض امراض معدہ کیلئے نہایت نافع چیز ہے جن لوگوں کو کھانا نہ ہضم ہوتا ہو تو وہ کھانے کے بعد تھوڑا سا نمک سلیمانی کھالیا کریں۔

ملنے کا پتہ :- نونہال سنگہ بہارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی۔ محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس۔

مفت **مفت**

اگر سرمہ کی ڈبیہ پر ہمارا ٹریڈ مارک نہ ہوگا تو وہ جعلی سمجھنا چاہیے

۵ ہزار ڈبیہ بطور نمونہ مفت

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد پانچہزار سے بڑھا کر پچاس ہزار ڈبیہ کردی گئی ہے۔ ہر کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی یہ وہ سرمہ ہے جو برابر پانچ سال سے مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ میں اسکے خریدار موجود ہیں سیکڑوں سرٹیفکیٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹروں اور حکیموں و رئیسوں اور عہدہ داروں کے موجود ہیں جن کے شائع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے مفید ہونیکا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا یکم دسمبر سے صرف ۲۱۔ دسمبر تک ۳ ہزار ڈبیہ نمونہ کی لوگوں نے منگوائیں۔ اسپر تجربہ کے بعد ۷۵ فیصدی کی فرمائشات آچکی ہیں اور یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہیں کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے۔ آنکھ کا کوئی مرض ایسا نہیں جسپر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو ہر مرض میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ ابتدائی نزول ماء میں اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہیں جالا۔ پہولا۔ دھند۔ غبار۔ سبل۔ پانی جانا۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیابند ابتدائی۔ سرخی ناخنہ وغیرہ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے جڑ سے کہوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے جڑ سے کہوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی اور حالت مرض میں لگائے تو ازالہ مرض کے لئے اکسیر ہے۔ ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زائد کیلئے کافی ہے ہر حصہ ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تاجران دوافروشوں اور ڈاکٹروں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے۔ دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے فرمائشات ویلیو پے ایبل منگوانے پر جانبین کا اطمینان ہوگا۔ محصول وغیرہ ذمہ خریدار۔ بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ عہ ۸ر۔ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸ر

کم خرچ بالا نشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے مختلف الوضع پختہ رنگ کی ہم نے سوتی لنگی ۱۰ مروج اور تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات کے واسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی میں یہاں کے چابک دست کاریگروں نے یہ کمال دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہیں اور پائیداری میں تو ریشمی کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایک مرتبہ منگا کر ملاحظہ تو فرمائیے۔ قیمت فی تہان قسم اول طول ۱۲ گز ۱ گرہ عمر ۴ قیمت فی تہان قسم دوم۔ طول ۱۲ گز ۸ گرہ عرض۔ اگر عہ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

نئی شرط

اس کارخانہ نے اشتہاری دہوکہ سے بچانے کی یہ تجویز کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ پوسٹ کارڈ آنے پر روانہ کیا جاوے

سرمہ سلیمانی یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے چند روز کے استعمال سے جالا۔ پہولا۔ دھند۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہے آزمائش ضرور کیجئے۔ بعدہ طلب کرنا قیمت فی تولہ ۸ر **سنون دندان** جس کے استعمال سے داڑھ خواہ مسوڑھے کا کیسا ہی بیتاب کردہ درد ہو یا مسوڑہ ورم کر گیا یا دانتوں سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ امراض دفع ہو کر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہیں قیمت فی بکس ۱۲ر پوڈر یا مصفا یہ پوڈر دیگر پوڈروں کی طرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جائے مستعملہ نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ میں فارغ کر دینا اسی کا کام ہے قیمت فی ڈبیا خورد ۲ر ڈبیا کلاں ۴ر

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی ترقی روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانے کثرت سے ہو گئے ہیں بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دی گئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں۔

راقم محمد عبد اللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا النسیم

اگر آپکو عمدہ عطر ذیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت افزا النسیم سے منگوائیے روح خوش ہو جائیگی۔ مختصر فہرست یہ ہے

گلاب	۱۲ر سے عہ تک	مشک عنبر	۱۲ر سے عہ تک	
کیوڑہ	۱۲ر سے عہ تک	۱۲ر تمسک	۱۲ر سے عہ تک	
موتیا	۱۲ر سے عہ تک	پاندری	۱۲ر سے عہ تک	
حنا	۱۲ر سے عہ تک	حن	۱۲ر سے عہ تک	
چنبیلی	۱۲ر سے عہ تک	ناگر تیل	۱۲ر فی شیشی	

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا النسیم قنوج

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔)

حضرت امام الزمان کی ڈائری

۲۹ - نومبر ۱۹۰۵ء قبل ظہر

مدرسہ سے کیا غرض ہے؟ فرمایا ہماری غرض مدرسہ کے اجرا سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے - مروجہ تعلیم کو اسلئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادم دین ہوں ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف - اے یا بی - اے پاس کرکے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آسکے۔

مشکل یہہ ہے کہ جسکو ذرا بھی استعداد ہو جاوے وہ دنیا کیطرف جھک جاتا ہے - میں چاہتا ہوں ایسے لوگ پیدا ہوں جیسے مولوی محمد علی صاحب کام کر رہے ہیں - زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اب وہ اکیلے ہیں - کوئی انکا ہاتھ بٹانے والا یا قایم مقام نظر نہیں آتا -

سلسلے کے تعلیم یافتہ غور کریں میں دیکھتا ہوں کہ آریوں کی یہ حالت ہے کہ ایک طرف تو وہ ذرہ ذرہ کو خدا بنا رہے ہیں اور اسطرح پر اللہ تعالےٰ کی معرفت سے بے نصیب اور حقوق کے سمجھنے سے قاصر ہیں - اور حقوق العباد کی طرف سے ایسے اندھے ہیں کہ نیوگ جیسے مسئلہ کو مانتے ہیں - باوجود ایسا مذہب رکھنے کے پھر انمیں اسکی حمایت کے لئے اسقدر جوش ہے کہ بہت سے تعلیم یافتہ اپنی زندگیاں مذہب کی خاطر وقف کر دیتے ہیں۔

اور یہاں یہ حال ہے کہ جو مدرسہ سے نکلتا ہے اسکو دنیوی امور کیطرف ہی توجہ ہو جاتی ہے - جہانتک ہو سکے یہی آرزو ہے کہ کوئی دینی خدمت ہو جاوے - رات پھر وہی الہام ہوا جو پہلے بھی ہو چکا ہے -

تازہ الہام ۱ - بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں -
۲ - قل میعاد ربک

۳ - اسدن سب پر اداسی چھا جائے گی -

۴ - قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا -

ان الہامات پر غور کرکے میں بھی سمجھتا ہوں کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے - پہلے بھی یہ الہام ہوا تھا اس وقت اسکے ساتھ ایک رؤیا بھی تھی کہ ایک شخص نے مجھے کنوئیں کی ایک کوری ٹنڈ میں ٹھنڈا پانی دیا وہ پانی بڑا ہی مصفا او رمقطر تھا - مگر وہ تھوڑا سا تھا اور اس کے ساتھ الہام ہوا تھا -

آب زندگی

غرض

زندگی کا زمانہ خواہ کتنا ہی لمبا ہو پھر بھی تھوڑا ہی ہے -

قبل عصر

۳۰ - نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو جناب سیٹھ عبد الرحمان صاحب مدراسی واپس وطن کو جانے والے تھے - اسلئے حضرت اقدس سیٹھ صاحب کی ملاقات کیواسطے **مہمان خانہ جدید** میں جہاں سیٹھ صاحب اور دوسرے احباب فروکش تھے تشریف لائے اور سیٹھ صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا رات مجھے یہ الہام ہوا ہے - (وہی الہام جو اوپر درج ہو چکے ہیں سنائے)

الہام سنانے کے بعد فرمایا ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا سے معلوم ہوتا ہے - کہ کوئی رسواکر نیوالا ذکر باقی نہ چھوڑیں گے یہہ بڑا مبشر الہام ہے یعنے تیرے آنے کی جو **علت غائی** ہے اسکو ہم پورا کر دیں گے - کسی مامور و مرسل کے لئے رسوا کرنے والا ذکر یہی ہو سکتا ہے - کہ وہ اپنے مقاصد و اغراض میں ناکامیاب ہو - سو اللہ تعالےٰ نے بشارت دی ہے کہ تیرے آنے کی جو غرض اور مقصد ہے اسکو ہم پورا کر دیں گے -

مگر یہ سنت اللہ ہے کہ جسقدر مامور دنیا میں آتے ہیں یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ ان کے ہی زمانہ میں پوری تکمیل ہو جاوے - بلکہ بہت سے امور ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے متبعین کے ہاتھوں سے پورے ہوتے ہیں اور ان کے ہی ہاتھ پر وہ تکمیل سمجھی جاتی ہے - خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت میں مکہ مدینہ اور بعض نواح تک اسلام تھا - لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رض کے زمانہ میں اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا - اور بہت سے امور کی تکمیل صحابہ کے ہاتھ پر ہوئی جو درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی کامیابی اور آپ کے دست مبارک پر ہی تکمیل تھی - اسکے بعد بنو امیہ اور دوسرے سلاطین کے ذریعہ ان ترقیوں میں اور ترقی ہوئی - اور **محمود غزنوی** نے بھی ان میں حصہ لیا - اور یہ سلاطین ہند جو سات سو برس تک حکمران رہے کسی حد تک ان کو بھی حصہ ملا - انہوں نے ایسی ایسی جگہ مساجد تعمیر کرائیں جو ہندوؤں کے مرکز تھے - غرض یہ سنت اللہ ہے کہ جو مامور ہو کر آتا ہے ضروری نہیں کہ سب مقاصد اسکے وقت ہی میں مکمل ہوں -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں لیکن وہ کنجیاں آپ کے بعد حضرت عمر رض کو دی گئیں - یہہ کہنا کہ وہ آپ کو نہیں ملیں غلط ہے - کیونکہ اس بات کو تسلیم کر لیا گیا ہے - کہ متبعین کے فتوحات اور کامیابیاں بھی دراصل متبوع ہی کی فتوحات ہوتی ہیں -

نوٹ: - آج دس بجے سیٹھ صاحب روانہ ہو گئے - احباب نے دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا - بسلامت روی و باز آی (آمین)

اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی - اسکے متعلق فرمایا کہ یہ بالکل سچ ہے جب اللہ تعالےٰ کا کوئی مامور دنیا سے اٹھتا ہے تو ہر چیز پر ایک اداسی چھا جاتی ہے - خصوصاً ان لوگوں پر جو اس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں - انسان کی عادت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ہر بات کو قبل از وقت سمجھتا ہے اسلئے جب اسکی کوئی محبوب چیز جاتی رہے تو پھر ضرور غمگین ہوتا ہے یہ ایک فطرتی تقاضا ہے - صحابہ کیحالت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تھی - انکو تو قریباً ایک قسم کا جنون ہو گیا تھا - اس غم میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں انپر آیا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو وہ جوش آیا کہ انہوں نے تلوار ہی نکال لی کہ جو شخص کہے گا کہ آپ وفات پا گئے ہیں میں اسے قتل کر دونگا گویا وہ یہہ لفظ بھی سننا نہ چاہتے تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا - اور آیت ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پڑھی تو انکا جوش فرو ہوا - یہہ آیت دراصل ایک جنگ میں نازل ہوئی تھی جبکہ شیطان کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی آواز دی گئی - مگر اسوقت جب حضرت ابوبکر رض نے اس آیت کو پڑھا تو صحابہ سمجھتے تھے کہ گویا یہ آیت ابھی اتری ہے -

فرمایا ایسے امور میں حیرت اور سرگشتگی ایک لازمی امر ہوتا ہے یہہ اختیاری بات نہیں کہ نہو - میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ جو قبل از وقت ان امور کو بار بار ظاہر کرتا ہے اس میں یہ سِر ہے کہ تا جماعت کی تسلی اور اطمینان کا موجب ہو -

ہم یہہ ایمان رکھتے ہیں کہ دو عالم ہیں جو یقینی الوجود ہیں ایک تو یہی عالم جس میں ہم اب ہیں اور زندگی بسر کر رہے ہیں دوسرا وہ عالم ہے جس میں مرنے کے بعد ہم داخل ہوتے ہیں چونکہ انسان کو امر وسیع علم نہیں ہوتا اسلئے اسے وہمی سمجھتا اور اس سے کراہت کرتا ہے اسکی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اسکی خبر نہیں اور اس عالم میں چونکہ رہتا ہے اور اسکی خبر اور اطلاع ہے اسلئے اس سے محبت کرتا ہے - اور اسی میں رہنا چاہتا ہے، اگر اس عالم پر پورا یقین ہو جاوے تو اس عالم میں چلا جانے کا کوئی غم اسکو نہ ہو اور ایسی صورت میں یہ عالم تو اسی قدر ہے کہ جیسے **مسافر** کسی جگہ کو کوچ کرنے کی طیاری کرے تو زادراہ کا بندوبست کر لیتا ہے - اسی قدر یہہ عالم ہے کہ اس عالم کے سفر کے لئے زادراہ کا بندوبست کرے - اور نہ اس سے زیادہ شریعت حکم دیتی ہے - اگر یہ عالم ہمیشہ کے لئے ہوتا تو آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک جسقدر انبیاء و رسل اس دنیا میں گذرے ہیں - انکے ہمیشہ یہاں رہنے کی بہت بڑی ضرورت تھی - اور اسکو اللہ تعالےٰ سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے؟ مگر دیکھ لو اللہ تعالےٰ نے جب تک انکے لئے اس عالم میں رہنا پسند کیا وہ یہاں رہے - اور آخر اپنا کام کرکے اس دنیا سے رخصت ہوئے - خواہ دوسروں کے نزدیک انکی وہ رخصت قبل از وقت ہی سمجھی گئی ہو - اوروں کا ذکر چھوڑ کر بنی اسرائیل میں بھیجے ہوئے رسولوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بڑے اُولوالعزم رسول تھے اور اللہ تعالےٰ نے ان سے بڑے بڑے وعدے فرمائے منجملہ ان کے ارض مقدس میں داخل ہونے کا وعدہ تھا مگر اس ارض مقدس کے راستہ ہی میں انکو موت آگئی اور وہ اس وعدہ کی زمین میں داخل نہ ہو سکے - پھر خدا تعالےٰ نے انکے بعد یشوع بن نون کو برگزیدہ کیا اور وہ اس زمین میں داخل ہوا - غرض یہہ ایک قسم کے اسرار ہوتے ہیں جنکو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا -

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو رو رو کر دعائیں کرتے تھے اسکے یہ معنے نہیں کہ وہ موت سے ڈرتے تھے یا اس زندگی سے پیار کرتے تھے بلکہ ان کو ناکامی کا اندیشہ تھا کہ ایسا نہو میں ناکام دنیا سے اٹھوں - آخر اللہ تعالےٰ نے انکی دعاؤں کو سنا مگر یہ نہیں کہ وہ موت کا پیالہ ان سے ٹل گیا - اپنے وقت پر انہوں نے پیا اور رخصت ہوئے -

---

فرمایا ہم تو اللہ تعالےٰ کی رضا کو **مقدم** کرتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ وہ کرتا ہے بہتر کرتا ہے یہہ مت خیال کرو کہ اللہ تعالےٰ کے کاروبار میں جنکا اسنے ارادہ کیا ہوتا ہے کسی قسم کا فرق آجاتا ہے ایسا تو وہم کرنا بھی سخت گناہ ہے نہیں بلکہ وہ کاروبار جسطرح وہ چاہتا ہے بدستور چلتا ہے اور جسطرح اللہ تعالےٰ چاہتا ہے اسے چلاتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے کہ وہ راستہ ہی میں فوت ہو گئے قوم چالیس دن تک ماتم کرتی رہی مگر خدا تعالےٰ نے وہی کام یشوع بن نون سے لیا - اور پھر

چھوٹے چھوٹے اور نبی آتے رہے یہانتک کہ مسیح ابن مریم آگیا - اور اس سلسلہ مین جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے شروع کیا تہا کوئی فرق نہ آیا -

پس یہہ کبھی نہیں سمجہنا چاہیئے کہ خدا تعالے کے قایم کردہ سلسلہ مین کوئی فرق آجاتا ہے یہہ ایک دہوکا لگتا ہے اور بت پرستی تک نوبت پہونچ جاتی ہے اگر یہہ خیال کیا جاوے کہ ایک شخص کے وجود کے بغیر کام نہیں چل سکتا - **مین تو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور طرف نظر اٹہانا کبھی پسند نہیں کرتا -**

فرمایا میرے ایک چچا صاحب فوت ہو گئے تہے عرصہ ہوا - مینے ایک مرتبہ اون کو عالم رؤیا مین دیکہا - اور ان سے اس عالم کے حالات پوچہے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے انہون نے کہا کہ اُسوقت عجیب نظارہ ہوتا ہے جب انسان کا آخری وقت قریب آتا ہے تو دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں سامنے آتے ہیں اور وہ کہتے آتے ہین **مولا لبس مولا لبس** -

(فرمایا حقیقت مین ایسی حالت مین جب کوئی مفید وجود درمیان سے نکل جاتا ہے یہی لفظ **مولا لبس** موزون ہوتا ہے)

اور پہر وہ قریب آکر دو نو انگلیان ناک کے آگے رکہدیتے ہین

اے روح جس راہ سے آئی تہی اسی راہ سے واپس نکل آ!

فرمایا طبی امور سے ثابت ہوتا ہے کہ ناک کی راہ سے روح داخل ہوتی ہے اسی راہ سے معلوم ہوا نکلتی ہے -

توریت سے بہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نتہنون کے ذریعہ زندگی کی روح پہونکی گئی -

وہ عالم عجیب اسرار کا عالم ہے جسکو اس زندگی مین انسان پورے طور پر سمجہ ہی نہیں سکتا -

---

فرمایا اگر دن تہوڑے ہی ہون اور اللہ تعالےٰ کی رضا مین بسر ہون تو غنیمت ہیں - حضرت عیسےٰ علیہ السلام جس ملک مین رہے تہے وہان کی زندگی صرف ساڑہے تین سال کی ہی رسالت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ رسالت ۲۳ سال تہا مگر مین جانتا ہون کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوش قسمتی ثابت ہوتی ہے اور کوئی دوسرا اس مین شریک نہیں - امور رسالت مین یہہ کامیابی اور سعادت کسی اور کو نہیں ملی - آپ کی آمد کا وہ وقت تہا جسکو اللہ تعالےٰ نے خود ظہر الفساد فی البر والبحر سے بیان کیا ہے یعنے نہ خشکی مین امن تہا نہ تری مین - مراد اس سے یہ ہے کہ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب سب بگڑ چکے تہے اور قسم قسم کے فساد اور خرابیان ان مین پہیلی ہوئی تہین گویا زمانہ کی حالت بالطبع تقاضا کرتی تہی کہ اسوقت ایک زبردست **ہادی اور مصلح** پیدا ہو - ایسی حالت مین اللہ تعالےٰ نے آپ **کو مبعوث فرمایا** - اور پہر آپ ایسے وقت دنیا سے رخصت ہوئے جب آپکو یہہ آواز آگئی - **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا** - یہ آواز کسی اور نبی اور رسول کو نہیں آئی - کہتے ہین جب یہ آیت اُتری اور پڑہی گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس آیت کو سُنکر رو پڑے - ایک صحابی نے کہا کہ اے بڈہے آدمی تجہے کیا ہو گیا آج تو خوشی کا دن ہے تو کیون رو پڑا - حضرت ابو بکر رضہ نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا مجہے اس آیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بُو آتی ہے - حضرت ابو بکر رضہ کی فراست بہت تیز تہی انہون نے سمجہ لیا کہ جب کام ہو چکا تو پہر یہان کیا کام - قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی بندوبست کا افسر کسی ضلع کا بندوبست کرنے کو بہیجا جاتا ہے وہ اوسوقت تک وہان رہتا ہے جب تک وہ کام ختم نہ ہولے جب کام ختم ہو جاتا ہے تو پہر کسی اور جگہ بہیجا جاتا ہے - اسی طرح پر مرسلین کے متعلق بہی یہی **سنت** ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جب یہہ امر دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ابو بکر سچ کہتا ہے - اور پھر یہہ بہی فرمایا کہ **اگر مین کسی کو دنیا مین دوست رکہتا تو ابو بکر کو** -

یہہ جملہ بہی قابل تشریح ہے حضرت ابو بکر رضہ کو آپ دوست تو رکہتے تہے پھر اسکا کیا مطلب؟ بات اصل مین یہ ہے کہ **خُلت** اور دوستی تو وہ ہوتی ہے جو رگ و ریشہ مین دہنس جاوے وہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ اور اسی کے لئے مخصوص ہے دوسرون کے ساتہ محض **اخوت** اور برادری ہے **خلت** کا مفہوم ہی یہی ہے کہ وہ اندر دہنس جاوے جیسے یوسف زلیخا کے اندر رچ گیا تہا - پس یہی معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس پاک فقرہ کے ہین کہ اللہ تعالےٰ کی محبت مین تو کوئی شریک نہیں دنیا مین اگر کسی کو دوست رکہتا تو ابو بکر کو رکہتا - یہہ ایسی ہی بات ہے جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر کسی کو بیٹا بناتا تو ایک مقرب کو بنا لیتا - ایک مفسر کہتا ہے کہ مقرب سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکو مقام لدنّی حاصل ہے - غرض یہہ امور تکمیل کے لئے ضروری ہین جنکو ہر شخص سمجہ نہیں سکتا -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہزارون آدمی مرتد ہو گئے حالانکہ آپ کے زمانہ مین تکمیل شریعت ہو چکی تہی - یہانتک اس ارتداد کی نوبت پہونچی کہ صرف دو مسجدین رہ گئین جن مین نماز پڑہی جاتی تہی باقی کسی مسجد مین نماز ہی نہیں پڑہی جاتی تہی یہہ وہی لوگ تہے جنکو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (لم تؤمنوا) **ولکن قولوا اسلمنا** مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دوبارہ اسلام کو قایم کیا اور وہ آدم ثانی ہوئے -

میرے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت بڑا احسان اس امت پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہے کیونکہ انکے زمانہ مین چار جہوٹے پیغمبر ہو گئے مسیلمہ کے ساتہ ایک لاکہ آدمی ہو گئے تہے اور انکا نبی انکے درمیان سے اُٹہہ گیا تہا مگر ایسی مشکلات پر بہی اسلام اپنے مرکز پر قایم ہو گیا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو بات بنی بنائی ملی تہی پھر وہ اسکو پہیلاتے گئے یہان تک کہ نواح عرب سے اسلام نکل کر شام و روم تک جا پہونچا اور یہہ ممالک مسلمانون کے قبضے مین آگئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ والی مصیبت کسی نے نہیں دیکہی تہی نہ حضرت عمر رضہ نے نہ حضرت عثمان رضہ نے اور نہ حضرت علی رضہ نے -

حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرا باپ خلیفہ ہُوا - اور لوگ مرتد ہو گئے تو میرے باپ پر اسقدر غم پڑا کہ اگر پہاڑ پر وہ غم پڑتا تو وہ زمین کے برابر ہو جاتا - ایسی حالت مین حضرت ابو بکر رضہ کا مقابلہ ہم کس سے کرین - اصل مشکلات اور مصائب کا زمانہ وہی تہا جس مین اللہ تعالےٰ نے انہیں کامیاب کیا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت کوئی فتنہ باقی نہ تہا اور حضرت عثمان رضہ کو تو مین حضرت سلیمانؑ سے تشبیہ دیتا ہون ان کو بہی عمارات کا بڑا شوق تہا - حضرت علی رضہ کے وقت مین اندرونی فتنے ضرور تہے ایک طرف معاویہ تہے اور دوسری طرف علی رضہ اور ان فتنون کے باعث مسلمانون کے خوب خون بہے ۲ سال کے اندر اسلام کے لئے کوئی کارروائی نہیں ہوئی - اسلام کے لئے تو عثمان رضہ تک ہی ساری کارروائیان ختم ہو گئین پہر تو خانہ جنگی شروع ہو گئی - حضرت حسن رضہ نے میری دانست مین بہت اچہا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہو گئے پہلے ہی ہزارون خون ہو چکے تہے انہون نے پسند نہ کیا کہ اور خون ہون اسلئے معاویہ سے گذارہ لے لیا - چونکہ حضرت حسن رضہ کے اس فعل سے شیعہ پر زد ہوتی ہے اسلئے امام حسن رضہ پر پورے راضی نہیں ہوئے - ہم تو دونون کے ثناخوان ہین - اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جُدا جُدا قویٰ معلوم ہوتے ہین حضرت امام حسن نے پسند نہ کیا کہ مسلمانون مین خانہ جنگی بڑہے اور خون ہون - انہون نے امن پسندی کو مد نظر رکہا - اور حضرت امام حسین رضہ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتہ پر بیعت کرون کیونکہ اس سے دین مین خرابی ہوتی ہے - دونون کی نیت نیک تہی - **انما الاعمال بالنیات** -

یہہ الگ امر ہے کہ یزید کے ہاتہ سے بہی اسلامی ترقی ہوئی یہہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے وہ چاہے تو فاسق کے ہاتہ سے بہی ترقی ہو جاتی ہے - یزید کا بیٹا نیک بخت تہا - اصل یہی ہے کہ ہر شخص اپنے قویٰ کے موافق کام کرتا ہے **قل کل یعمل علےٰ شاکلتہ** -

بعض لوگ دنیاداری مین بڑے کامل ہوتے ہین - بعض سادہ ہوتے ہین - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دیکہا کہ لوگ کہجور کو پیوند کر رہے ہین یہہ پیوند نر کا مادہ کو ہوتا ہے آپ نے ان کو منع کیا - انہون نے نہ لگایا اس سال کہجورین نہ لگین تو آپنے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنے تم اپنے دنیوی معاملات کو بہت جانتے ہو -

انبیاء علیہم السلام باوجودیکہ بڑے قوی الحوصلہ اور صاحب ہمت لوگ ہوتے ہین لیکن اگر انہیں قلبہ رانی کے لئے کہا جاوے تو انہیں کب توفیق ہو سکتی ہے؟ اِسلئے کہ وہ اس غرض کے لئے بنائے ہی نہیں جاتے - جس مقصد اور غرض کے لئے وہ آتے ہین اور اس راہ مین جو تکالیف اور مصائب انہیں اُٹہانے پڑتے ہین کوئی دوسرا شخص دنیا کا خواہ وہ کیسا ہی بہادر اور تنومند کیون نہ ہو وہ ان مشکلات کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتا مگر اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کو کچہہ ایسا دل اور حوصلہ عطا کرتا ہے - کہ وہ بڑی **جرأت اور دلیری** کے ساتہ انکو برداشت کرتے ہین -

خود انسان کو دیکہو کہ باوجودیکہ بڑا عقلمند اور عجیب عجیب ایجادین کرتا ہے مگر بیئے کا سا گہونسلا نہیں بنا سکتا - اسلئے کہ اس قسم کے قویٰ اسے نہیں ملے - شہد کی مکہی شہد بناتی ہے انسان کا کیا مقدور ہے کہ اس قسم کا شہد بنا سکے وہی بوٹیان موجود ہین مگر انسان عاجز ہے ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے جُدا جُدا طاقت دی ہے - اسیطرح ایک **طبقہ اناس کا وہ ہے جسکو روحانی قوتین دی** جاتی ہین -

ایک شخص نے سوال کیا کہ زندگی مین کسی مرد سے تعلق ہو یا مرید کلے اپنے پیر سے ہو گیا وہ بہی اس سے فیض پا لیتا ہے

فرمایا صوفی تو کہتے ہین کہ انسان مرنے کے بعد ہی فیض پاتا ہے بلکہ وہ کہتے ہین کہ زندگی مین ایک دائرہ کے اندر محدود ہوتا ہے اور مرنے کے بعد وہ دائرہ وسیع ہو جاتا ہے اس کے سب قائل ہین۔

چنانچہ یہانتک بھی مانا ہے کہ حضرت عیسےٰ جب آسمان سے آئینگے تو چونکہ وہ علوم عربیہ سے ناواقف ہونگے کیا کرینگے؟ بعض کہتے ہین کہ وہ علوم عربیہ پڑھینگے اور حدیث اور فقہ بھی پڑھینگے۔ بعض کہتے ہین کہ یہہ امر تو ان کے لئے موجب عار ہے کہ وہ کسی کے شاگرد ہون اسلئے مانا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مین بیٹھینگے اور وہان بیٹھکر استفاضہ کرینگے۔ مگر اصل مین یہہ دونون باتین غلط ہین۔ مگر اس سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ انکا عقیدہ ہے کہ قبور سے استفاضہ ہو سکتا ہے لیکن یہہ یاد رہے کہ یہہ امر بطریق شرک نہ ہو جیسا کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ہماری نصیحت یہی ہے کہ ہر شخص گور کے کنارے بیٹھا ہے یہہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی کو اطلاع دیدے۔ اور کسی کو اچانک موت آجاوے۔ مگر اس مین کوئی شک نہین کہ یہہ گھر ہے بے بنیاد۔ بہت سے لوگ دیکھے ہین کہ انہون نے اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کے سارے آدمیون کو مٹی مین دبایا اور اولادون کو دفن کیا مگر کچھہ ایسے سخت دل ہوتے ہین کہ وہ موت اپر اثر نہین کرتی۔ اور **تبدیلی** امین نہین پائی جاتی۔ یہہ بد قسمتی ہے۔ یہہ تماشا سلاطین کے ہان بہت دیکھا جاتا ہے۔ لاکھون لاکھہ خون ہو جاتے ہین اور انپر کوئی اثر نہین مساکین سے مال لیتے ہین اور خود عیش کرتے ہین بڑی بھاری غفلت کا نمونہ ایکے ہان دیکھا جاتا ہے۔

سفرنامہ دھلی

(ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہوا۔)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

بٹالہ سٹیشن

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احباب نے دوپہر کا کھانا یہان ہی کھایا۔ اور ظہر اور عصر کی نماز سفر کیوجہ سے جمع کر کے پڑھی گئی۔ حضرت اقدس کا عموماً معمول دیکھا گیا ہے کہ جب آپ سفر مین جاتے ہین تو نماز قصر کرتے ہین اور ظہر عصر کی نماز ضرور تاً جمع کر لیتے ہین۔ اس سفر مین چونکہ فاضل امروہی ساتھہ تھے اسلئے وہی امام نماز تھے۔

نماز سے فارغ ہو کر خاکسار ایڈیٹر نے آپ کی ریزرو گاڑی مین اسباب وغیرہ رکھوایا۔ اور آپ کو سوار کرا دیا۔ یہہ گاڑی حضور کی بالکل الگ تھی۔

پردہ پر ایک نظر

مجھے متعدد مرتبہ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی صورتون مین دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جبکہ آپ سفر مین ہون اور حضرت ام المومنین علیہا السلام آپ کے ہمراہ ہون۔

آپ ایسے موقع پر عام دنیا دارون کی طرح کبھی ایسا پسند اور گوارا نہین فرماتے کہ آپ تو آگے آگے ہون اور مستورات پیچھے ایک اچھے خاصہ فاصلہ سے ہون۔ یہہ نظارہ ہم لوگ آئے دن سٹیشنون پر دیکھتے ہین کہ اس کو وضع داری کے خلاف سمجھا جاتا ہے کہ مستورات کے ساتھہ ساتھہ چلین مگر حضرت حجۃ اللہ جو ہر معاملہ مین ایک اسوہ اور نمونہ ہین اور جنہون نے اگر دنیا مین **عورت ذات** کی کھوئی ہوئی عزت کو پھر قایم کیا ہے اور خیر کم خیر کم لاھلہ پر پورا عمل کر کے دکھایا ہے سفر مین کبھی ایسی باتون کی پروا نہین کرتے بلکہ ایک **مستعد۔ ہوشیار** انسان کی طرح (جو انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے) سفر کرتے ہین۔ آپ حضرت ام المومنین علیہا السلام کے بالکل ساتھہ ساتھہ چلتے ہین اور سب بچون اور مستورات کو خوب احتیاط کے ساتھہ گاڑی مین سوار کرا چکنے کے بعد خود سوار ہوئے۔

سٹیشن بٹالہ پر بیعت

یہہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ میان امام بخش سپاہی سکنہ چکوال ۱۰ بجے والی گاڑی مین اپنی اہلیہ سمیت قادیان جانے کے واسطے سٹیشن بٹالہ پر اترا تھا لیکن جب اس نے دہلی جانے والے قافلہ کو دیکھا اور معلوم کیا کہ حضرت اقدس تشریف لا رہے ہین تو وہین ٹھیر گیا آخر سٹیشن پر ہی حضرت اقدس سے اسکی اہلیہ نے بیعت کی اور وہ بھی اسی گاڑی مین جس مین حضرت اقدس دہلی جانے والے تھے امرتسر تک واپس ہوا۔

بٹالہ سے امرتسر

بٹالہ سے گاڑی ایک بجکر ۵ منٹ گذرے روانہ ہوئی۔ راستہ مین کوئی ایسا امر قابل ذکر نہین ہوا۔ روانگی سے پہلے دہلی روانگی کا تار دیدیا گیا۔

امرتسر ریلوی سٹیشن

حضرت اقدس کی روانگی محض پرائیویٹ تھی اور آپ نے منع کر دیا تھا کہ کسی خادم کو اطلاع بندی جاوے اسکی وجہ یہ تھی کہ چونکہ روانگی یقینی نہ تھی۔ اور کئی مرتبہ ارادے ہو ہو کر فسخ ہو چکے تھے اور ایک مرتبہ اطلاع دینے کی وجہ سے **پھگواڑہ پھلور لودھانہ** کے سٹیشنون پر کئی کئی دن تک خدام حاضر رہے اور آخر انتظار کے بعد بنگہ ضلع جالندھر کی جماعت قادیان ہی آپہونچی۔ اگرچہ وہ لوگ بڑے خوش اور اپنے آپ کو بیدار بخت سمجھتے تھے کہ اس تقریب پر ہی حضرت اقدس کی زیارت کا موقع مل گیا۔ مگر حضرت اقدس انکی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔ اس بنا پر فرمایا کہ بہتر ہے کسی جگہ اطلاع نہ دیجاوے۔ یہی وجہ تھی جو امرتسر بھی اطلاع نہ کی گئی۔

یہان گاڑی کو قریب ۵ گھنٹہ ٹھیرنا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی۔ کہ کپور تھلہ کی جماعت (جو اپنے اخلاص کا ایک خاص نمونہ ہے) مین سے منشی ظفر احمد صاحب اور منشی اروڑا صاحب اور ڈاکٹر فیض قادر صاحب تشریف لے آئے۔ ہر چند ہر شخص کا اخلاص اس کے اپنے دل مین ہے اور اللہ تعالےٰ ہی اسے بہتر جانتا ہے مگر منشی اروڑا صاحب کی زندگی مین مینے یہ عجیب بات دیکھی ہے۔ کہ کوئی سفر ہو کوئی تقریب ہو وہ علے العموم حاضر ہو جایا کرتے ہین۔ اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے۔ اور دوسرے احباب کو اس کی توفیق۔ اس سفر دہلی مین دہلی تو نہین مگر لودہانہ ہی منشی صاحب موصوف پہونچ گئے تھے اور جن سفرون مین مجھے حضرت اقدس کے ہمراہ جانا پڑا ہے مینے عموماً انکو دیکھا ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا جماعت کپورتھلہ کے مندرجہ بالا احباب نے اکر نیاز حاصل کیا اور انہین سے ڈاکٹر فیض قادر صاحب شہر کو چلے گئے۔ اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب کو خبر ہوئی۔ وہ دوڑے ہوئے سٹیشن پر پہونچے۔ اور احباب کو بھی حتی المقدور خبر کی۔

جماعت امرتسر

مگر انہین اس امر کا سخت افسوس تھا کہ کیون قبل از وقت انہین اطلاع نہ ملی۔ آخر انہون نے حضرت حجۃ اللہ کے حضور شام کی دعوت کے لئے جماعت امرتسر کیطرف سے عرض کیا اور اجازت ہونے پر دہ شہر مین واپس آئے۔ اور بڑی سرعت اور عجلت کے ساتھہ مغرب کی نماز ہوتے ہوتے وہ مکلف کھانا طیار کر کے لے آئے۔ جماعت امرتسر کے اکثر احباب جنکو خبر ہو چکی تھی ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد حصول نیاز کی خاطر حاضر ہوئے۔ ہر ایک انمین سے حضرت اقدس اور احباب سے مل کر جہان خوش ہوتا تھا۔ وہان اسے قبل از وقت اطلاع نہ ہونے کا سخت افسوس ہو رہا تھا۔

جماعت لاہور کے بعض ممبر

کپور تھلہ کی جماعت کے کچھہ عرصہ بعد لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور ماسٹر غلام محمد صاحب اور برخوردار محمد یوسف پسر حکیم محمد حسین صاحب قریشی بھی آ حاضر ہوئے۔ مین ان دو نو صاحبون کا ذکر بھی خصوصیت سے کرنا چاہتا ہون لاہور مین سے یہہ دو بزرگ قادیان حاضر ہوتے اور حضرت اقدس کے سفر مین حتی الوسع ساتھہ رہنے کو بہت ضروری سمجھتے ہین۔ ڈاکٹر **حکیم نور محمد** صاحب بھی اسی پارٹی مین سے ہین اس موقع پر وہ کبھی پیچھے نہ رہتے اگر بقیب اعدا وہ بیمار نہ ہوتے۔ بہرحال لاہور کے دوسرے احباب کو بھی اس اسوہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

امرتسر سٹیشن

حضرت اقدس گاڑی سے اتر کر پلیٹ فارم کے ایک ایسے حصہ پر جہان مسافرون کی آمد رفت نہین ہے درختون کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ تھوڑی ہی دور مستورات ایک طرف بیٹھہ گئی تھین۔ حضرت اقدس حلقہ خدام مین بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ اللہ الاحد کی طبیعت ناساز معلوم ہوئی۔ اگرچہ کچھہ ضروری نہ تھا کہ مین یہان اس تذکرہ کو لکھتا لیکن مین اس سے آپ کی پاکیزہ **سیرت** کا ایک حصہ دکھانا چاہتا ہون۔ اسکی

آپکا خارق عادت مستعدی

مین اکو چھوڑنا نہین چاہتا۔ وہ یہہ ہے کہ آپ کی ہمدردی اور مستعدی اور ہمت کو دکھاؤن۔ انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہوتا ہے کہ وہ **سستی** اور **کاہلی** کو نزدیک نہین آنے دیتے اور ان کی فطرت مین نوع انسان کے لئے غیر معمولی اور فوق العادت ہمدردی ہوتی ہے ممکن ہے کوئی شخص یہہ سمجھہ کر کہ اپنے **بچہ** کیوجہ سے مرزا صاحب نے ہمدردی اور چستی کا نمونہ دکھایا ہوگا۔ مگر انہون نے نہین دیکھا کہ ہر شخص کے لئے ایسا ہی **درد** اور چستی آپ مین ایسے موقعون پر پائی گئی ہے اور خود راقم مضمون ہذا پٹھان کوٹ کے مقام پر ۱۸۹۹ء مین بندگان عالی کی شفقت کا وہ نمونہ دیکھہ چکا ہے کہ بغیر انبیاء علیہم السلام کے دوسرون مین مل ہی نہین سکتا۔ غرض آپ نے نبض دیکھی اور معلوم ہوا کہ معدہ مین ثقل اور حرارت بڑھ رہی ہے فوراً آپ کوئی چار سو قدم کے فاصلہ پر جہان آپ کی گاڑی کھڑی تھی تشریف لے گئے یہہ عاجز بھی ہمراہ تھا اور ایک بڑا صندوق تختہ کے نیچے سے نکالا اس مین سے کوئی دوائی نکالی اور صاحبزادہ صاحب کو دی۔ اور بعض ادویات ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب کے مشورہ سے بازار سے منگوا کر دی گئین۔ خدا نے اپنا فضل کیا اور صاحبزادہ صاحب کی حالت درست ہو گئی والحمد للہ علے ذالک

لا تطیش للمنایا سهامها

جماعت امرتسر کے آجانے پر باتون ہی باتون مین حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ

کا تذکرہ آگیا ۔ فرمایا " بڑے ہی مخلص اور قابل قدر انسان تھے مگر اللہ تعالے کی یہی مرضی تھی اگرچہ بشریت کے لحاظ سے صدمہ ہوتا ہے ۔ مگر ہم اللہ تعالے کی رضا پر خوش ہین ۔ اسنے ہماری تسلی کے لئے پہلے سے ہی بتا دیا تھا کہ اب مولوی صاحب ہم سے الگ ہونگے ۔ چنانچہ لا تطیش المنایا سہامہا ان کی بابت الہام ہوچکا تھا اور پھر کفن مین لپیٹا گیا ۔ اور پھر صاف طور پر ۴۷ برس کی عمر انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

یہہ سب الہامات ان کی موت کی خبر دیتے تھے ۔ لیکن ہم ان کی نسبت خیر چاہتے تھے اسلئے اپنے طور پر ان الہامات کو کسی اور مفہوم مین پورا ہونے کے خواہشمند تھے مگر اللہ تعالے کی قضا و قدر وہی تھی جو صاف طور پر ان الہامات مین بتا دی گئی تھی اور آخر وہ پورے ہو گئے ۔

ان الہامات پر غور کرکے مجھے ایک نکتہ سمجھہ مین آیا ہے کہ جب **مرض الموت** کا وقت آجاتا ہے تو وہ وقت دعا کا نہین ہوتا ۔ کیونکہ اللہ تعالے اپنے ارادہ کو ظاہر کر دیتا ہے اسی طرح پر جو حالتین مہلک بیماریون کی ہوتی ہین انمین بھی نتیجہ نظر آجاتا ہے ۔ مگر خدا تعالے کی قدرت ہے کہ مولویصاحب کے معاملہ مین ایک عجیب بات دیکھی گئی کہ ان کی اصلی مرض **سرطان** جسکو انگریزی مین (کاربنکل) کہتے ہین بالکل اچھا ہو گیا بلکہ خود انہون نے ہاتھہ پھیر کر دیکھا اور یہی کہتے تھے کہ اب مین دو چار روز مین پھرنے لگونگا ۔ آخر ذات الجنب کیوجہ سے سخت بخار ہو گیا جو ۱۰۶ درجہ تک پہونچ گیا اور اسی عارضہ مین وفات پائی ۱۵ دن تک وہ اس بیماری مین زندہ رہے یہہ زیادت ایام بھی استجابت دعا پر دلالت کرتی ہے اور اللہ تعالے نے اس مرض سے انکو آخر نجات دیدی ۔ رہی موت اس سے تو نہ کوئی بچا ہے نہ بچ سکتا ہے ۔ انکی بیوی نے بتایا کہ وہ کہتے تھے کہ کئی مرتبہ خدا ابلانے آیا ہے مگر تاخیر ہوتی رہی ۔

خدا تعالی کا تردد اصل بات یہہ ہے کہ یہہ وہی تردد ہے جسکا ذکر صحیح حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مجھے مومن کی جان لینے مین تردد ہوتا ہے ۔ مینے باوجودیکہ انکی وفات کے متعلق الہامات ہو چکے تھے ۔ بہت دعا کی تو الہام ہوا ۔ تؤثرون الحیٰوۃ الدنیا پھر یہہ بھی الہام ہوا ۔ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم ۔ اس کا مطلب یہہ تھا کہ جب انتہا درجہ تک کسی کا وجود ضروری سمجھا جاتا ہے تو وہ معبود ہو جاتا ہے اور یہہ صرف خدا تعالی ہی کا وجود ہے جسکا کوئی بدل نہین ۔ کسی انسان یا اور مخلوق کے لئے ایسا نہین کہہ سکتے ۔

پھر فرمایا پرسون الہام ہوا تھا انی مع الرسول اقوم واقعد ما یروم واعطیک ما یدوم اور آج کا الہام یہ ہے تاتیک وانا معک یہہ الہام بخیر و عافیت سفر سے واپس آنے کی خبر دیتا ہے ۔

جماعت بنگہ مین اوپر ذکر کر آیا ہون کہ بنگہ کی جماعت حضرت اقدس کی روانگی کی خبر پاکر پھگواڑہ پہونچی تھی اور وہان دو دن انتظار کرکے آخر دار الامان آپہونچی تھی ۔ قادیان سے رخصت ہوکر وہ بنگہ کو واپس جارہی تھی ۔ حسن اتفاق سے اسکو دو دن امرتسر لگ گئے اور اس عرصہ مین حضرۃ اقدس کی روانگی دہلی کا ارادہ مصمم ہو گیا ۔ اور امرتسر کے سٹیشن پر پھر انہین ملاقات اور ملاقات کے ساتھہ ہی پھگواڑہ تک شالمیت کا موقع مل گیا ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

غرض

امرتسر کی جماعت نے نہایت فراخدلی اور حوصلہ کے ساتھہ ان مسافران دہلی کی دعوت کی ۔ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرکے پڑھ لی گئی ۔ پھر ہم مسافران دہلی گاڑی مین سوار ہو گئے ۸ بجے شب اور رات کے ۹ بجے گاڑی نے سٹیشن امرتسر کو **الوداع** کہا اور رات کی تاریکی مین فراٹے بھرتی ہوئی سوئے دہلی روانہ ہوئی ۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ظہور ہم لوگ جب گاڑی مین سوار ہو گئے اور یہ جدید سواری (جسکو ہماری مذہبی اصطلاح مین **خر دجال** کہا جاتا ہے) خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کو لیکر روانہ ہوئی تو میرے مین عجیب عجیب خیالات کا سلسلہ شروع ہوا مین نہین چاہتا تھا کہ انہین اپنی چھوٹی سی کھوپری مین ہی چکر کھانے دون اسلئے حوالہ قلم کرتا ہون تا دوسرے بھی خیالات کے اس چکر کو دیکھہ کر کم و بیش کوئی فائدہ اٹھائین

(باقی آئندہ)

پھر مولوی محمد حسین صاحب احباب گاڑی مین سوار ہو چکے تھے لیکن ابھی گاڑی کی روانگی مین دیر تھی کہ منشی ظفر احمد صاحب نے مجھے آکر خبر دی کہ مولوی محمد حسین صاحب واپس بٹالہ جاتے ہین چنانچہ مین پھر گیا تا کہ ان سے ملاقات کرون پھر ان سے چند باتین ہوئین مولویصاحب نے اپنی درد انگیز داستان سفر شملہ کی سنائی کہ کسطرح انکا نقصان ہوا ۔ اور بیچارے اس نقصان کیوجہ سے بے نیل مرام واپس آئے اور شملہ نہ پہونچ سکے ۔ آخر مین انہین کے کمرہ کے ایک مسافر نے مجھے کہا کہ **تم مولوی صاحب کو بہت سا روپیہ دو تو ابھی مرزائی ہو جائینگے** خدا کی شان ہے کہ مولویصاحب آج صبح ہی بٹالہ سٹیشن پر مجھے یہ الزام دیتے تھے کہ ایک نامعلوم شخص نے برملا مولویصاحب کے منہ پر یہ بات کہی مینے اسکو جواب مین کہا کہ تم نے مولویصاحب کی بڑی ہتک کی ہے کیا مولوی صاحب **ایمان فروش** ہین ۔ اور اگر انہون نے روپیہ لیکر کوئی مذہب اختیار کرنا ہے تو پھر عیسائی نہ ہو جائین ۔ مولویصاحب خاموش ٹک ٹک دیکھتے تھے اور دم نہ مارتے تھے ۔ مین اسی حال مین چھوڑ کر رخصت ہو آیا ۔ کہنے لگے کہ کل دہلی آؤنگا ۔

یادگار کریمی

نام نیک رفتگان ضائع مکن
تابماند نام نیکت برقرار

حضرت مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کی یادگار کے متعلق جہانتک مجھے علم ہے سیالکوٹ کے سوا دوسری جگہ مستعدی سے کام نہین ہو رہا ہے ۔ سیالکوٹ کی جماعت بڑی سرگرمی کے ساتھہ اپنے واجب الاحترام بھائی کی یادگار مین ہمہ تن ساعی ہے ۔ اگر اس موقع پر سستی اور غفلت سے کام لیا گیا ہے ۔ تو یہ بہت افسوسناک امر ہوگا ۔ کیا ایک حقیقت شناس قوم کو مین زمانہ کے عرفی اور چکنے چپڑے الفاظ مین توجہ دلاؤن ؟ مخدوم الملۃ کی زبان اب کہان سے لاؤن کہ تمہین بیدار کر سکون ۔

ہم چاہتے ہین کہ مرحوم کی یادگار مین مدرسہ تعلیم الاسلام کی عمارت پختہ کی جاوے اور اس عمارت کے ایک حصہ مین یا جیسا مناسب ہو ۔ قاریون کی جماعت کھولی جاوے جو قرآن شریف کو تجوید اور قرأۃ کے ساتھہ پڑھنا سیکھے اور پھر قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کرنے کے لئے وہ علوم دینیہ قرانیہ حاصل کرکے ملک اور قوم کے لئے ایک مفید اور نفع رسان جماعت ہو ۔ ان مقاصد اور اغراض کے پورا کرنے کے واسطے کم از کم بتیس ہزار روپیہ کی رقم مطلوب ہوگی تین لاکھہ کی جماعت مین بیس ہزار کوئی بڑی بات نہین ہے اگر ۱ فیصدی بھی وصول کیا جاوے تو تیس ہزار ہو سکتا ہے ۔ مین جانتا ہون کہ قوم دینے کو طیار اور آمادہ ہے لیکن ضرورت محصلین کی ہے اگر سیالکوٹ کی جماعت کی طرح ہر ضلع کی جماعت باقاعدہ تحصیلدار اپنے اپنے ضلع مین بھیجے تو اس سے جہان ایک طرف ضلع بھر کی جماعت کی پوری فہرست اور فرد طیار ہو جائیگی وہان بہت جلد یہہ روپیہ بہم پہونچ جاوے گا ۔ مین قادیان اور تمام اکابران قوم لاہور کپورتھلہ ۔ امرتسر ۔ لودہانہ ۔ جالندہر ۔ ہوشیارپور میرٹھہ ۔ ڈیرہ جات ۔ پشاور ۔ جہلم ۔ گجرات ۔ گوجرانوالہ ملتان ۔ پٹیالہ ۔ حیدرآباد دکن ۔ وغیرہ اضلاع اور مقامات کی جماعتون کی طرف سے اس جواب کے سننے کے منتظر ہین کہ وہ بتائین انہون نے اس کام کیلئے کیا عملی تجویز اختیار کی ہے ۔ فرداً فرداً بھی چندہ بھیجنے والون کو ابھی تحریک نہین ہوئی ۔ اسلئے آج مین اس فہرست چندہ کو کھولتا ہون ۔ اگر کم و بیش بیس مقامات کی جماعتین اپنے ذمہ ایک ایک ہزار چندہ کا بہم پہونچانا فرض کرلین تو آسانی سے ہو سکتا ہے اگرچہ بعض اضلاع اور مقامات کی جماعتین تھوڑی اور غریب ہین مگر اس کے ساتھہ ہی بعض مقامات کی جماعتین ایک ایک ہزار کی بجائے کئی کئی ہزار دے سکتی ہین ۔ اسلئے احمدی قوم اس معاملہ کو اب زیادہ لمبا نکرے اور اسپر متواتر تحریکون اور آوازون کے لئے منتظر نہ رہے ۔ اسے چاہئے کہ وہ بہت جلد اس رقم کے پورا کرنے کی فکر کرے ۔ قادیانی جماعت کس قدر چندہ دیگی ؟ یہہ ایک سوال ہے جو مین یہان کی جماعت کے سامنے پیش کرتا ہون کیا یہان کے رہنے والے یہہ سعی کرینگے کہ اگر زیادہ نہین تو ایک ہزار روپیہ جمع کردین ۔ رقم بڑی نہین اگر ہمت کرین اور حوصلہ سے کام لین ۔ مین امید کرتا ہون کہ اگر قادیانی جماعت نے اس امر مین ہمت سے کام لیا ۔ تو اسکی نظیر اور نمونہ قوم مین ایک خاص حرکت پیدا کریگا ۔ اسلئے کہ مالی حالت کے لحاظ سے مین اور دوسرے یقیناً جانتے ہین کہ قادیانی جماعت ضعفا کی جماعت ہے جو غریب مہاجرین اور طالب علمون سے بنی ہے ۔ پس اگر ان غربا نے ایک ہزار کا چندہ جمع کرلیا تو پھر ہر شہر سے چندہ کا بہت جلد ہو جانا مشکل نہین ہے مین یہ بھی عرض کردینا ضروری سمجھتا ہون کہ یہ چندہ باقساط بھی دیا جاسکیگا ۔ چندہ کی فرد اور فہرست ایڈیٹر الحکم کے پاس بھیجدو ۔

اور روپیہ براہ راست امین یادگار کریمی قادیان کے نام بھیجدو ۔ مین اللہ تعالے کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے اس کی فہرست چندہ کھولتا ہون ۔

آغاز کردہ ام برسانی تو انتہا

۱ ۔ خاکسار ایڈیٹر الحکم { علاوہ دو روپیہ ماہوار کے جو اجرا مدرسہ مجوزہ یادگار سے دیا جاوے گا } ۵۰ (دس اقساط مین)

۲ ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن شاہ پور ۔ ۵۰ { یہہ رقم فی الحال انہون نے تجویز کی ہے مگر ادا بھی انشاء اللہ کردینگے }

۱۸۷۵ء کی شاہی سیاحت کی یادداشت

ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز (ملک معظم) ۱۱ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو جہاز "سیرالیس" پر انگلستان سے بجانب ہندروانہ ہوئے - اور ۸ - نومبر کو بمبئی مین پہنچے - لارڈ نارتھ بروک اور دیگر حکام اعلےٰ رتبہ اور ہندوستانی راجاؤن ونوابون کا بمبئی مین استقبال کیا - ہزرائل ہائینس نے اپنی اول تقریر بمبئی مین شہر بمبئی کی ہفت رنگی اور مختلف آبادی کے درمیان ایک ایسی سلطنت کے طریق حکمرانی کے نشانات دیکھے جو قانون کی اجازت اور ادب کرنے والے کو پناہ دیتی ہے - اور نسلی امتیازات کو نظرانداز کرتی ہے اور سب کو مذہبی اعتقاد کی آزادی دیتی ہے - اور جسنے تمام باضابطہ کامون اور حرفون کو پناہ دے رکھی ہے" (یہ الفاظ پرنس آف ویلز کے ہین) میونسپل ایڈریس مین اس بات کا یقین دلایا گیا تھا جس سے ہزرائل ہائینس کو خوشی ہوئی " انگریزی علمداری مین سب قومون اور مذہبون کے لوگ میل موافقت کے ساتھ رہتے ہین - اور اُن قومی سے بہت ہی زیادہ فائدہ اٹھاتے اور اون کو ترقی دیتے ہین - جو اُن کو بنی آدم کے مختلف فرقون اور نسلون سے ورثہ مین ملے ہین - مگر سب کے سب تاج برطانیہ کے وفادار اور خیرخواہ ہین - اور اپنے اپنے شہرون کے مقامی معاملات کے انتظام مین متفق ہین" ۱۳ - نومبر کو ہزرائل ہائینس بڑودہ مین تشریف لے گئے اور ۲۳ - تک وہین رہے - ۲۴ - کو بمبئی آکر گوا کی طرف چل دیئے اور اپنے جہاز سیرالیس پر سوار ہو گئے تھے - وہان سے لنکا کیطرف گئے - یکم دسمبر کو کلمبو پہنچے - ایک ہفتہ تک وہان رہے - اسکے بعد براعظم ہند کی طرف چلے آئے - ۱۴ - دسمبر کو ٹوٹی کورن مین رونق افروز ہوئے - پھر سرزمین تامل - مدورا اور ترچناپلی مین تشریف لے گئے - بعدش مدراس خاص مین تشریف فرما ہوئے - ایک ہفتہ تک وہان رہے - ۱۸ - دسمبر کو ہوگلی کیطرف اپنے خاص جہاز مین سوار ہو کر گئے - ۲۳ - دسمبر کو کلکتہ مین پہنچے - اور پرنسپ گھاٹ پر دھوم دھامی استقبال ہوا - وہان سے پرنس آف ویلز ۳ - جنوری ۱۸۷۶ء کو پٹنہ - بنارس - لکھنؤ - کانپور کی سیر کرتے ہوئے دہلی مین پہونچے - وہان سے لاہور - جمون - امرتسر آگرہ - گوالیار - جے پور - نینی تال - ترائی - نیپال تشریف لے گئے - وہان سے الہ آباد - اندور وغیرہ کی سیر کرکے ۱۳ - مارچ کو بمبئی مین پہونچ گئے - وہان سے اپنے خاص جہاز پر سوار ہو کر انگلستان کو مراجعت فرمائی - پرنس آف ویلز نے ۷۶۰۰ میل خشکی - اور ۲۳۰۰۰ میل تری کا سفر کیا تھا -

سیاحت کا مقصد اپنی عظیم الشان سلطنت ہند کے باشندون اور دیگر حالات کو بذات خود دیکھنا تھا - جسکی سیاحت کو اپنی زندگی کا ایک اعلےٰ مقصد سمجھتے تھے - پارلیمنٹ کے ایک ریزولیوشن کی رو سے سلطنت برطانیہ کے عظیم الشان حصہ کی سیاحت لازمی قرار دیگئی تھی - اہل ہند نے نہایت گرم جوشی اور جوش وخروش کے ساتھ آپکا خیر مقدم کیا تھا - پرنس آف ویلز کی اپنی یہ خواہش تھی کہ وہ سلطنت کی بابت واقفیت حاصل کرین جسکے اوپر وہ کسی دن حکمرانی کرنے والے تھے *

حضور ولیعہد بہادر اودے پور مین

اودے پور مین ہزرائل ہائینس کا آخری دن بغیر کسی رسم یا سرکاری کاروائی کے گذرا - ۲۰ - نومبر کی صبح کو شکار کے لئے تشریف لے گئے - اور یہ ہندوستان مین ہزرائل ہائینس کی پہلی جنگلی شکار تھی - اول تو قرار پایا تھا - کہ جھیل پچولا پر مرغابی اور چیتے کا شکار ہو - مگر یہ جھیل پر اس قدر رکم تھے - کہ پرند کے شکار کا ارادہ فسخ کرکے جنگل مین بڑے بڑے جانورون کا شکار کیا جائے - جنگل مین پھرنا بیکار نہین گیا - ہزرائل ہائینس نے چند جانور مارے - یہ شکار محض اس لئے تھا - کہ ہزرائل ہائینس ہندوستان کے جنگلون کی حالت سے واقف ہو جائین - جس سے امید ہے - کہ جے پور مین اُنہین شیر کے شکار مین بہت مدد ملیگی - یہ شکار پارٹیان ہندوستانی والیان ریاست سے تعلقات مستحکم کرنے مین بہت مدد دیتی ہین -

اودے پور سے ہر شخص کسی قدر افسوس کے ساتھ جدا ہوا - کیونکہ اودے پور نہ صرف ایک خوبصورت شہر ہے - بلکہ یہان اعلیٰ ہندوستان کی ایک جھلک نظر آتی ہے - راجپوت ایک نہایت بہادر قوم ہین - مہارانا نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہین - باوجودیکہ بہت زیادہ شکار نہین کھیلتے - کیونکہ اس سے بعض راجپوت ریاستین تباہ ہو چکی ہین - وہ خوب مضبوط اور اچھے نشانہ باز ہین - یکشنبہ کو محل جگ مندر مین چائے نوشی کے موقعہ پر اتوار کو مہارانا کے ولی عہد سے حضور پرنس آف ویلز نہایت خلق سے پیش آئین - گدی کے ولیعہد مہارانا کے اکلوتے بیٹے ہین - چند سال ہوئے - ان کی زندگی سے مایوسی ہو چکی تھی - مہارانا لفظاً ومعناً اپنی ریاست کے مہارانا ہین وہ اپنے دیوان بھی خود ہی ہین - اودے پور کو غیر ترقی یافتہ اور ناشائستہ بتانا اور اس زمانہ کی خواہش کرنا جبکہ زمانہ حال کے خیالات کا دور دورہ ہوگا - ایک فیشن ہو گیا ہے اگر میواڑ غیر ترقی یافتہ اور ناشائستہ ہے - تو اس کے باشندے توخوش وخرم اور سرسبز ہین - مہارانا اپنے جاگیردارون اور بھیلون سے جس طرح بھگتتے ہین - یہ کوئی آسان کام نہین ہے - ولیعہد اودے پور نہایت مہربان خوش خلق اور مہارانا سے بھی آزاد خیال سُنے جاتے ہین - اودے پور مین ایسے معزز مہمانون کے لئے کسی عظیم الشان دعوت کا سامان کرنا سہل نہین ہے لیکن کسی قسم کی شکایت اور بدنظمی کا موقع نہین ملا - نہ کسی بات کی کمی رہی - اس کے لئے رزیڈنٹ ریاست مسٹر پنہیے اور ان کے مددگار مسٹر ہام اور مسٹر ویکفیلڈ جن کی توجہ اور تلطف کی کوئی حد نہ تھی - شکریہ کے مستحق ہین -

حضور ولیعہد بہادر کا قیام جے پور مین

۲۲ - نومبر کو تقریباً سارا دن شکار مین صرف ہوا - اور حضور ولیعہد بہادر نے پہلا شیر شکار کیا - اگرچہ قرب وجوار مین شیر تھے - لیکن عرصہ سے کوئی مارا نہین گیا تھا - اور شک تھا کہ کامیابی ہوگی یا نہین - مگر لنچ کے بعد فیصلہ ہو گیا - کہ کوشش کرنی چاہیئے - اس لئے ہزرائل ہائینس بمعیت جنرل اسٹوارٹ بیٹسن اور آنریبل مسٹر ڈیرک کیمپ شکار کے لئے روانہ ہوئے دس میل تک تو گاڑی مین گئے - ریت پر چھ چھ گھوڑے گاڑیون کو کھینچتے تھے - پھر ہاتھیون پر سوار ہو کر مچانون کی جانب روانہ ہوئے اور تلاش شروع ہوئی میدان ریتلا اور جھاڑ دار تھا جس سے شکار کو چھپنے کا بہت موقع تھا - جسوقت شکار پارٹی پہونچی - تو ایک شیر سو رہا تھا - جو فوراً ہی جھاڑیون مین سے اچھلتا ہوا نکلا - شہزادہ بہادر کی پہلی گولی اسکی ریڑھ پر پڑی - دوسری گولی کندھے پر پڑی - اور وہ گر پڑا - اور ہاتھ پاؤن مارنے لگا - مگر تیسری گولی نے اوسے ٹھنڈا کر دیا - یہ جانور ۹ فٹ سے کچھ ہی کم تھا - باوجودیکہ شکار مچان سے ۱۲۰ فٹ کے فاصلہ پر تھا - اور اتنے فاصلہ سے گولی مارنا آسان کام نہ تھا - مگر پہلی گولی ہی نے اسکا کام تمام کر دیا - ہزرائل ہائینس کے والد ماجد نے بھی پہلا شیر جے پور ہی مین مارا تھا - شہزادہ بہادر جو نہایت عمدہ شکاری ہین اس نتیجہ سے نہایت مسرور ہوئے - اس کے بعد پارٹی فوراً رزیڈنسی کو واپس ہوئی - چونکہ شیر کے شکار کے لئے خبرون کا انتظار تھا - کہ جنگل مین شکار ہے یا نہین - اسلئے ہزرائل ہائینس کے سٹاف اور ان کے مہمانون کے لئے جو شکار پارٹی مین شریک ہونا چاہین - سور کے شکار کا انتظام کیا گیا - دو پارٹیان بن گئین رزیڈنسی سے ۵½ صبح کے روانگی ہوئی - مہاراجہ نے گھوڑون اور خلیون کا انتظام کر دیا تھا - دونو پارٹیون نے خوب حظ اُٹھایا - سور کثرت سے تھے - دونون پارٹیون نے نو سور مارے - اگرچہ سور چھوٹے بڑے سب ہی طرح کے تھے - مگر دوڑ دھوپ خوب ہوگئی - سب لوگ رزیڈنسی کو خوش خوش اور مہاراجہ کے مشکور واپس آئے - جب کہ باہر سور کا شکار ہو رہا تھا - محل کے اصطبل مین ایک دوسرا ہی کھیل جاری تھا - ہر قسم کے جانور جیسے سانبھر - ہرن - چیتل مینڈھے اور بجار اکھاڑہ مین چھوڑے گئے - لوگ اُن کا رسیون سے پکڑے ہوئے تھے - تاکہ ایک دوسرے کو زیادہ نقصان نہ پہنچائین - اول تو تماشائیون مین ولیعہد بہادر اور ولیعہد بیگم شریف نہ تھین اور جو لوگ موجود تھے - ان کو بھی اس سے کچھ دلچسپی نہ تھی - شام کو شہر مین روشنی اور محل مین شاہی ضیافت ہوئی - جس مین مہاراجہ اور ولیعہد بہادر نے دلچسپ تقریرین کین - اور مہاراجہ نے قحط فنڈ مین چار لاکھ کی مزید عطیہ کا اعلان کیا - مہاراجہ نے شاہی مہمانون کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے فرمایا - کہ تقریباً ۳۰ سال ہوئے - آپ کے والد ہز مجسٹی ملک معظم بحیثیت ولیعہدی جیپور مین تشریف لائے تھے - اسوقت میرے پیش رو مہاراجہ رام سنگھ اس وقت مہاراجہ جے پور تھے اب اپنی خوش قسمتی سے مجھے اس شہر مین یور رائل ہائینس کا خیر مقدم کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے - جو میرے اجداد کا ملجا وماوا اور جہان مین امید کرتا ہون کہ یور رائل ہائینس کے قیام کو قابل یادگار بنانے کی کوشش مین کامیابی ہوگی - اس موقع کے متعلق ایک نہایت مبارک واقعہ ہزرائل ہائینس پرنسس آف ویلز کی معیت ہے - جن کا ہم تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہین - ہم یہان اجنبیون کی طرح نہین مل رہے - بلکہ دوستون کیطرح کیونکہ جب مین نے سمندر پار اپنا وہ قابل یادگار سفر ملک معظم کی تاجپوشی مین شریک ہونے کے لئے کیا تھا مجھے آپ سے تعارف پیدا کرنے کی مسرت حاصل ہوئی تھی - اور مین یور رائل ہائینس کو یقین دلا سکتا ہون - کہ اس موقعہ پر جبکہ مین اپنے وطن سے دور تھا آپ کی مہربانی اور کرم کو یاد کرتا ہون - تو آپ کا خیر مقدم تہ دل سے کرنے کا خیال اور بھی زیادہ ترقی کر جاتا ہے - مین افسوس کرتا ہون کہ امساک باران کی وجہ

سے جیپور پر مصیبت ہے - اس لیئے یور رائیل ہائینس کا استقبال اس پیمانہ پر نہ ہو سکا - جو مین آپ کی شایان شان سمجھتا تھا - البتہ مجھے پورا بھروسا ہے - کہ ہم آپ کے حالات سے بخوبی واقف ہین - اور یہ کہ سخت سے میری وفاداری اور عقیدتمندی کسی بیرونی نمایش کی محتاج نہین ہے تقریباً تین سال ہوئے - جب ہز میجسٹی ملک معظم یہان تھے - تو انہون نے اپنی تشریف آوری کی یادگار مین اس عمارت کا سنگ بنیاد رکھا تھا - جو اب البرٹ ہال کے نام سے موسوم ہے - میری خواہش ہے - کہ یور رائیل ہائینس کی تشریف آوری کے موقع کی یادگار بھی ایسی ہی پائدار ہو - اس معاملہ پر غور کرتے ہوئے مین اس نتیجہ پر پہنچتا ہون - کہ اس موقع کے مطابق اور میرے لیئے پسندیدہ تر اس سے زیادہ کچھ نہین ہے - کہ جسے پیش کرنے کی مین جرأت کرتا ہون - مجھے شک نہین ہے - کہ آپ واقف ہین - کہ ۱۸۹۹ء مین قحط فنڈ قایم ہوا تھا - اس کا مقصد یہ ہے - کہ ان لوگون کی امداد کیجائے - جو ہندوستان کے کسی حصہ مین قحط کی مصیبت مین مبتلا ہون - مین آپ کی اجازت سے ۴ لاکھ کی رقم اس مین لاکھ اضافہ کرتا ہون - اور مہارانی ہز رائل ہائینس پرنسس آف ویلز کی تشریف آوری کی یادگار مین اسی مد مین اس رقم کی برابر دینا چاہتی ہین - جو انہون نے اس مد مین بیادگار تاجپوشی دی تھی - یعنی ایک لاکھ - یہ چار لاکھ یور رائیل ہائینس کے جیپور مین تشریف لانے کی یادگار مین ہونگے - مین آپ کا زیادہ وقت لینا نہین چاہتا - اور دعا کرتا ہون - کہ آپ سیر ہند سے پورا لطف اٹھائین -

مین امید کرتا ہون - ہمارے اندر آپ کی موجودگی سے تخت سے ہمارے تعلقات اور بھی زیادہ مستحکم ہو جاینگے - اور آپ کی دلچسپی اس حصہ سلطنت کے ساتھ اور بھی بڑھ جائے گی - لیڈیز اینڈ جنٹلمین مین اب آپ سے درخواست کرتا ہون - کہ آپ میرے مشہور مہمانون ہز رائل ہائینسز کا جام صحت نوش کرین - حضور ولیعہد بہادر نے جواب مین فرمایا - میں پرنسس اور مین یور ہائینس کے ان چیتے ہوئے الفاظ کے مشکور ہین - جن مین آپ نے ہمارا جام صحت تجویز کیا - اور لیڈیز اینڈ جنٹلمین مین آپ کا بھی ممنون ہون - کہ آپ نے ایسی گرمجوشی سے اوسے نوش کیا - ہم یور ہائینس کی دوستی کا دعوی مسرت کے ساتھ کرتے ہین - کیونکہ لنڈن مین تاجپوشی کے موقع پر ہمارے مہمانون مین مہاراجہ جے پور سے زیادہ کوئی ممتاز نہ تھا - مہاراجہ ولایت کو مع خدم وحشم کے گئے تھے - اور وہان

ان کے جلوس سے ہمین وہ شان وشوکت معلوم ہوگئی تھی - جو آج ہم خود ریاست کے صدر مقام مین دیکھتے ہین - مگر ہمین خود جیپور اور انتظام ریاست کا کچھ تصور نہ تھا - بدنصیبی سے ہم ریاست مین قحط کے زمانہ مین پہنچے - لیکن ہمین امید ہے - کہ جس والی ریاست نے ازراہ فیاضی ہندوستانیون کے لیئے قحط فنڈ قایم کیا ہے - وہ خود اپنی رعایا کی تمام ضروریات کا لحاظ رکھینگے - باور کیجئے - کہ ہمارے لیئے کوئی عمارت بطور یادگار ایسی دل خوش نہین ہو سکتی تھی - جیسا کہ صلہ رحم کا رلم جس کے یور ہائینس خود بانی ہین - ہندوستان کی حفاظت کے لیئے آپ نے جو باربرداری کا کور قایم کیا ہے - وہ بھی مین نے کل معائنہ کیا اور مجھے خوشی ہے - کہ کور نے نہ صرف فوج مین بلکہ قحط کے کام مین بھی قابل قدر خدمت انجام دی - راجپوتون کی مہمان نوازی ضرب المثل ہے - اور قیام جے پور کا مین اپنے دل مین گہرا نقش لیجاؤنگا - اور مین ہمیشہ یاد رکھونگا - کہ مین نے پہلا شیر آپ کے جنگل مین مارا - آخر مین مین آپ کو وہ پیغام پہونچاتا ہون - جو ملک معظم نے میرے ہاتھہ بھیجا ہے - وہ چاہتے ہین - کہ مین آپ سے ظاہر کر دون - کہ ان کی عین خواہش ہے - کہ آپ کو اور آپ کی ریاست کو تمام ممکن برکتین اور سر سبزیان حاصل ہون - لیڈیز و جنٹلمین مین آپ سے درخواست کرتا ہون - کہ آپ ہمارے دوست مہاراجہ جیپور کا جام صحت نوش اور یہ دعا کرنے مین ہمارے ساتھ شریک ہون - کہ وہ اپنی رعایا اور ہندوستان کے سر پر عرصہ دراز تک قایم رہین -

---

نمایشگاہ بنارس کے لیئے ہندوستان کی اکثر ریلوی کمپنیون نے کرایہ مسافران اور کرایہ اسباب نمایش مین تخفیف کر دی ہے -

---

درخواست دعا

مکرمی منشی محمد منظور الہی صاحب کا ہمشیرہ زادہ نصیب احمد اعلیل ہے - ناظرین سے التماس ہے کہ وہ بچہ کے لیئے دعا کرین - کہ اللہ تعالے اوس کو صحت کامل عطا فرماوے -

---

قصیدہ درشان حضرت مولوی عبدالکریم احمدی سیالکوٹی - از نتایج طبع خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

حضرت مخدوم ملت خادم دین متین
عاشق فرقان فدائے حسن ختم المرسلین
واعظ و قاری قرآن زاہد پرہیزگار
عالم راہ ہدیٰ و واقف اسرار دین
افصح و غواص بحر علم قرآن و حدیث
ابلغ و کنز المعانی مخزن عین الیقین
منبع فضل و کمال و کان ادراک و ذکا
نکتہ سنج و نکتہ دان و نکتہ رس باریک بین
معدن حلم و حیا و مالک خلق عظیم
صوفی و علامہ و در حلقہ نیکان نگین
یعنی مولانائے اکرم مولوی عبدالکریم
روح اخلاص و محبت جان ایقان و یقین
از عمل ثابت نمود آن بود ایمانی کہ داشت
خوش ازو رحمان شد و خاموش از و دیو لعین
دین مقدم داشت بر دنیائے دون تا بکار
از زمان بیعت خود تا بہ انفاس پسین
با جناب عیسئ موعود صد اخلاص داشت
موج زن شد از دل او بحر صدق المخلصین
از سر مال و منال و ملک و دولت درگذشت
آمد و در قادیان شد با عیال خود مکین
آشنا شد با ہدیٰ بیگانہ از راہ ضلال
نفرتش شد از یہود و شد بعیسیٰ ہمنشین
در مقدس مسجد اقصیٰ خطیب و ہم امام
بود تا دہ سال با حکم امام آخرین
اندرین دہ سال او سیف قلم چون ذوالفقار
صفدر کفار بر فرق گروہ فاسقین
آریہ یا مسیحی جعفری یا خارجی
پشت داد ش لاجرم فی الحال چون جست از کمین
چون بتقریبات در آمد ضیغم پروردگار
درمیان عرصہ[1] ہر کیش این روئے زمین
فتح خیبر[2] شد بدستش گبر و ترسا و یہود
ہمنوا گشتند اندر نعرہ صد آفرین
ہر کسے گفت غالب شد بتر بر دین حق
خایب و خاسر شد و بگریخت سر البوالعین
چون مقدر خدمت انجام راہ آن شیر نر
کش پئے اسلام ہمت بود با غیرت قرین

[1] لاہور مین جب جلسہ مذاہب کا جلسہ ہوا تو اسلام کی تائید مین مرحوم نے حضرت اقدس کا مضمون پڑھا تھا -

---

رخت رحلت بست زین دار الفنا بعد فنا
شد صعود روح پاکش سوئے خیر المحسنین
بر صعود روح او خوش بر فراقش پر زغم
مہدئ موعود گشتند ہم صحابہ اجمعین
داوآہ مومنان شد ابر و بارید اشکہا
بر وفات حضرت مخدوم فخر المومنین
بر وفات او نہ تنہا مومنان بگریستند
بلکہ آنان ہم کہ بودند از گروہ منکرین
آن چنان معصوم را امروز یک ابن الجبول
ہجو در اخبار شائع میکند از بغض و کین
بغض با مردان حق دارد خبیث بدگہر
آسمان باید کہ بارد لعنتے بر آن لعین
یا الٰہی این چنین بد خصلت و بدکیش را
بعد مرگش جا بود اندر مقام آتشین
رحم کن یارب بروح اطہر مخدوم ما
جائے او گردان ز فضل خویش فردوس برین
سال وصلش آہ بر آوردہ محزون حزین
گو - روان اطہر او شد بجنت جاگزین

۱۳۲۳ھ

خاکسار محزون احمدی پشاور

تاریخ وفات

حضرت مخدوم ملت مولوی عبدالکریم
آنکہ در علم و عمل بد پایۂ گاہش بس فخیم
آنکہ بد در زہد و تقوےٰ و طہارت بے مثال
وآنکہ او را بود با حلم و حیا طبع سلیم
آنکہ در تحریر و تقریرش نبودہ کس نظیر
در بلاغت در فصاحت بود چون بحر عظیم
آنکہ بد در مسجد اقصیٰ خطیب و ہم امام
وآنکہ بد دہ سال در قرب جری اللہ مقیم
آنکہ چون او قاری قرآن درین دوران نبود
وآنکہ خوش میخواند چون داؤد فرقان کریم
چون ز سرطانش رہائی شد با عجاز مسیح
شد ز ذات الجنب آخر کار بیمار سقیم
رحلتش در قادیان شد یعنی بیت الامام
روح او شد داخل ابواب جنات النعیم
یازدہم اکتوبر و بد چارشنبہ قبل عصر
چون وصال روح پاکش شد برحمان رحیم
سال رحلت بادل پر درد محزون حزین
زد رقم - لے حیف حضرت مولوی عبدالکریم

۱۹۰۵ء

خاکسار
محزون احمدی پشاور

[2] حضرت اقدس کا اپنے مضمون کے غالب ہونیکی نسبت خبر دینا حیدر اللہ اکبر - جو حضرت مخدوم ملت کے ذریعہ پورا ہوا -

[illegible]

مراسلات

ذیل مین ایک مراسلہ درج کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ ہم احمدیوں پر ہمارے مخالف کیسے کیسے ستم توڑتے ہین -

کیا یہی وہ اسلام ہے جسکو یہہ غیر قومون کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہین ؟ احمدیوں کو بہر حال صبر کرنا چاہئے اور منتقم حقیقی ہی کے سپرد انکو کرنا چاہئے -

ایڈیٹر

مہربان امت قدردان سنت منشی یعقوب علی صاحب زاد عنایتہ

بعد عرض سلام نیاز معروض آنکہ مورخہ ۱۱ ماہ نومبر ۱۹۰۵ء کو بمقام قصبہ فتحگڈھ چوڑیان ایک **عجیب حادثہ** وقوع مین آیا ہے اسکو درج اخبار فرماکر مشکور فرماوین - شاید کسی کے دل کا دہوان آسمان پر چڑہے اور باعث فریاد رسی ہو -

مکرم من بمقام قصبہ مذکور مدامی سکونت پذیر ایک ہی شخص عبدالقادر نام قوم نوربافت ہے جو حضرت مرزا صاحب کا نام لیوا ہے - مدت مدید سے حکیم محمد شاہ وغیرہ خاندان شاہ صاحبان کا ہی آماجگاہ بن رہا ہے - تمام پہبتیان اسپر ڈالا کرتے ہین - مگر سپر **دلائل احمدیہ** کچھہ ایسی بودی نہین کہ مخالفون کے تیر اوسپر کارگر ہون - اون کے ہفوات تیر ہوائی کی طرح لوٹ کر ادہین پر پڑتے ہین جس سے زیادہ طیش مین آتے ہین - انکی رات دن کی معاندانہ کوششون نے دہوم مچا رکہی ہے - قصبہ کیا ہے کو فہ بنا رکہا ہے گو کہ تاثیر خاک بہی نہین تاہم رات دن سے کوئی وقت نہو گا جس مین **امت احمدیہ** کا گلہ شکایت چغلی ممبور نہو تاریخ مذکورہ پر وہی **عبدالقادر** اپنی قریب کی مسجد مین جو مسجد جولاہگان کے نام سے مشہور ہے نماز عصر ادا کرنے کو گیا - وہی **حکیم محمد شاہ** نامبردہ دو شخصون کو جو قوم راجپوت مقام ابدووال متصل فتحگڈہ سے اتفاقاً نماز عصر پڑہنے کے لئے داخل ہوئے تہے - فہمایش کر رہا تہا اور ایک اور جولاہہ بہی تہا جو اوس کی ہان مین ہان ملاتا تہا - اثناء گفتگو مین چہیڑ خانی کے طور پر عبدالقادر مذکور کو سنا کر کہنے لگا کہ یہہ مرزائی بڑے کذاب ہین - بڑے جہوٹے ہین - پسر عبدالقادر نے کہا کہ شاہ صاحب لعنت اللہ علی الکاذبین بہی ساتہہ ہی کہتے جاؤ - تاکہ حق کا بول بالا ہو اور جہوٹے کا منہ کالا ہو - یہہ کہنا تہا کہ **محمد شاہ** طبیب اور دوسرے جولاہہ نے اوسپر حملہ کیا محمد شاہ نے اوسکو ڈاڑہی سے پکڑ کر کہینچا - اور دوسرے جولاہے نے لات مکی سے مارنا شروع کیا - جسپر اون نووارد جوان راجپوتون نے منت سے منع کیا کہ شاہ صاحب معاف فرماوین غریب کا خون ہو جائیگا آپ کو بہرنا آئیگا - مگر وہ کب رکنے والے تہے - بصد مشکل اون کو آج ہی وہ شکار ہاتہہ آیا تہا جسکی تاک مین مدت سے لگے ہوئے تہے -

آخر اون کی کمال الحاح سے اوسکو تو چہوڑ دیا وہ بیچارہ تو دیوار پہاند کر تہانہ کو دوڑ گیا - اور محمد شاہ نے جولاہون اور جپ گرون کشمیریون کو پکار کر مرزائیون نے مجہے دے مارا اور داڑہی نوچ لی ہے - یہہ ستم کا آوازہ تہا کہ سکہا شاہی بگل - اس اشتعال دہی کے ساتہہ ہی ٹڈی دل آن جمع ہوا جہانتک نگاہ کام کرتی تہی گلی کوچہ صحن خانہ میدان مکان مین آدمی ہی آدمی نظر آتا تہا - اون کو مسجد مین اور تو کوئی نظر نہ آیا - اونہین دو جوانون راجپوتون پر ٹوٹ پڑے - وہ بہتیرا کہتے تہے کہ نہ ہم مرزائی ہین نہ مرزائیون کے بہائی - مگر کون سنتا تہا - لات مکا دہول دہکا ایسا چلایا کہ معرکہ آرائی کی خوب داد دی - اور اون بیچارون کو چور چور کر رہے تہے کہ کسی سید صاحب نے گذرتے ہوئے رحم کہایا اور للکارا کہ بڑے چوہدری مارے جاؤ گے - خدا کی دہائی سرکار کی بادشاہی ہے - یہہ تو فلانے خانصاحب کے صاحبزادے ہین - وہ تو گہر تک نہ بچا چہوڑیگا - جس سے اون ظالمون کے دلون پر رعب چہا گیا - اور پژمردہ یا مردہ سا کر کے بلون مین جا گہسے - اور کسی نے خبر نہ لی - اتفاق سے ایک نابینا جو دو تین دہکے کہا کر کہین کونے مین جا گہسا تہا اور ایک مراسی جو اونکے ساتہہ تہا اور مسجد کے کوٹہے مین دروازہ بند کر کے بچ گیا تہا نکلا - اور اون کو ساتہہ لیکر تہانہ مین گیا - اسوقت زن و بچہ کوٹہون پر پکار رہے تہے - کہ ناحق مسافر مار دئیے ہین - مگر شاہ صاحبان بہی پیچہے سے تہانہ مین پہونچ گئے اور منت سماجت کر کے اون کو اپنے گاؤن کیطرف واپس کر دیا - کیا یہہ سکہہ شاہی نہین تو اور کیا ہے - جس سے خانہ خدا کو میدان کربلا بنا دیا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون -

یہہ وہی شاہ صاحبان ہین جو بجرم سکہ سازی گرفتار کئے گئے تہے - شاید ڈیڑہ یا دو سال کا عرصہ گذرا ہو گا - مگر ان کو عبرت حاصل نہین ہوئی - بہت جلدی اپنی پاداش کو بہول جاتے ہین - ابہی ان کے کارنامے ایسے نہ زیادہ ہین جن سے گرد و نواح کے لوگ ناواقف نہین - ابہی اڑہائی سال کا عرصہ گذرا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو ساتہہ لیکر ستر زیادہ آدمی کی بہیڑ بہاڑ سے موضع لودی ننگل کی مسجد پر کود پڑے تہے اور مولوی نور احمد صاحب پر حملہ کیا تہا - جس سے خدا نے محفوظ رکہا تہا اور اب بعض نووارد لوگون کو جو قصبہ فتح گڑہ مین چہپے چہپے گذارہ کرتے ہین گہورتے اور وعظ و مجالس وغیرہ مین دہمکیان دے رہے ہین - کہ تمام مرزائیون کا حقہ پانی بند کر دیا جائیگا - ورنہ اپنے عقیدہ سے باز آجاوین - اس صورت مین بندگان خدا کا وہی منتقم حقیقی ہی حافظ ہے - فقط

مورخہ ۱۳ - نومبر ۱۹۰۵ء

الراقم

دین محمد ٹہیکہ دار خیرخواہ رفاہ عام خلائق از مقام لودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڈہ ضلع گورداسپور

مکرر التماس ہے کہ انہدنون قصبہ مذکور مین شہرت دے رہے ہین کہ مرزا صاحب اور آپ کے مریدون نے سفر دہلی سے واپس ہوتے ہوئے شہر امرتسر مین وارد ہو کر روزہ نہین رکہا تہا - اور منڈوہ مین لیکچر دیتے ہوئے عوام بلنوائس نے شور مچایا اور اینٹ روڑہ چلایا کہ سب مرزائی بہاگ گئے -

جسکے جواب کسی نے ان مولویان فتح گڑہی سے پوچہا کہ کیا سفر مین روزہ رکہنا جائز ہے تو کہنے لگے کہ یہ ریل کا سفر کیسا سفر ہے جس مین روزہ نہ رکہا جاوے پہر کسی گلو گیر نے باز پرس کی کہ اگر گہر مین ایسی مشقت ہو کہ سخت سفر کے مشابہ ہو تو روزہ توڑنا یا نہ رکہنا جائز ہے یا نہین مثلاً تانا تننے والے کی مشقت یا ہل چلانے والے کی مشقت جو آدہی رات سے بارہ بجے تک سفر سے زیادہ محنت مین چلتا ہے تو جواب ندارد جس سے صاف طور پر نمایان ہے کہ خدا نے ان سے علم لے لیا ہے اور علم اٹہہ گیا ہی حدیث مین اسکی شرح یہی آئی ہے کہ علم پر عمل نہین کرینگے - اور یہ مضمون حدیث کا مشہور ہے لیس من البر الصیام فی السفر یعنے سفر مین روزہ رکہنا نہین -

باقی رہا اینٹ روڑہ چلانا اگر یہہ صحیح ہے تو یہہ اون کی شرارت و شوخی ہے اسپر کیون ناز کیا جاتا ہے سرکار کے ملک مین اندہیر مچانا اور فتنہ ڈالنا اچہا نہین - اس سے خدا بہی ناراض ہے - کیون بغاوت کرتے ہین - موت و عاقبت کو یاد کرین - فقط

الملتمس

منشی منظور محمد از مقام لودی ننگل

ہمت ہو تو بڑی بات نہین

الحکم کے لئے جدید خریدار بہم پہونچانا ہر احمدی کا فرض ہے بلکہ میرے نزدیک تو ہر احمدی کا قومی فرض ہے کہ وہ **الحکم** کو خریدے -

تین لاکہہ کی جماعت مین اسکے مسلم قومی پرچہ کی اشاعت اگر ۱ فیصدی بہی ہوتی تو آج کم از کم تیس ہزار ہونی چاہئے - مگر کسقدر افسوس کی بات ہے کہ ۱۰۰۰ بہی نہین ہے - پس یہ امر قوم کے لئے کیسا ناگوار اور ناخوش کن ہے - مین چاہتا ہون کہ الحکم کی اشاعت کم از کم **دس ہزار** ہو جاوے اسلئے جو صاحب الحکم کی اشاعت کو **دس ہزار** تک پہونچانے کے اسباب اور تجویزین اپنے ذہن مین رکہتے ہون وہ مجہے اطلاع دین تاکہ انپر عمل درآمد کیا جاوے -

یہہ بہی تجویز ہے کہ ایک شخص الحکم کی اشاعت بڑہانے کے لئے **سفری ایجنٹ** مقرر کیا جاوے جو جابجا پہر کر جہان ایک طرف جماعت کی فردین طیار کرے اور الحکم کا بقایا وصول کرے وہان ساتہہ ساتہہ لوگون کو اخبار کی ضرورت اور اسکے فوائد سے آگاہ کر کے خریدار پیدا کرے مگر یہ تجویز بہت سارے مصارف کو چاہتی ہے جنکو مطبع سر دست برداشت نہین کر سکتا - لیکن اگر ہر ایک خریدار اپنی اپنی جگہ عزم اور عہد کرے کہ وہ ہر مہینے کم از کم ایک جدید خریدار دیا کریگا تو ایک سال مین ہی تیرہ ہزار اشاعت ہو سکتی ہے - مگر اس کے لئے ضرورت ہے ہمت اور **سعی** کی - اور قومی ضروریات کی حس کی اور اگر کم از کم ۱۰۰ آدمی بہی ایسا عزم کر لین کہ وہ ہر مہینے ایک ایک خریدار بہم پہونچائینگے مگر یہ خریدار **پانچ روپیہ سالانہ** دینے والے ہون تو مین ان کے ساتہہ عہد کرتا ہون کہ ۱۰۰ ایسے خریدارون کے نام جو پوری قیمت نہین دے سکتے دو روپیہ سالانہ پر اخبار جاری کر دیا کرون - اس انداز سے ایک مہینے مین **دوسو اشاعت** بڑہ سکتی ہے -

اے الحکم کے ایک ہزار قدردانو!

کیا تم مین سے ۱۰۰ بہی ایسے وانٹیر نہین نکل سکتے ؟

مراسلات

دیانندی مت پر نوٹ اور ریمارک

(از محمد منظور الٰہی سوہدروی)

اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھ! مسٹر پال (جدید آریہ) نے جالندہری آریہ اخبار کی ایڈیٹری کا فخر حاصل کیا ہے - اور اب انہیں گالیاں نکالنے کا ایک وسیع میدان ہاتھ آگیا ہے - اور محض اسوجہ سے کہ لالہ منشی رام وکیل کی ست سنگت مین اپنے گنگا کے کنارے شاداب پہاڑیون کے نیچے گوروکل کی گپھاءین کچھ دن تیر کئے ہین آپ کو **قانونی مذاق** بھی ماشاء اللہ پیدا ہو چلا ہے چنانچہ ۱۹- کاتک کے پرچارک مین سوامی رلارام صاحب کی لیکھی کتاب پر آپ "اب بھی سنبھل جاؤ" کے عنوان سے ریمارک کرتے مین کہ اس کتاب مین سوامی جی کو ایسی گالیان دی ہین کہ گویا اُن کا نقل کرنا بھی مسٹر پال کے نزدیک جرم ہے -

کاش مسٹر پال کے دکھانے کے دانت اور نہ ہوتے! اور وہ اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھ کر دوسرے کی آنکھ کے تنکے پر رائے زنی کرتا - خود جس شخص کی اپنی یا اپنے نام کے ساتھ منسوب شدہ کتاب ایسے طرز پر لکھی گئی ہے جو معقول اور متین جماعت مین پڑھے جانے کے قابل نہین اور جو خود گالیان دینے مین اچھا مشاق ہے اور پھر جسکے قبلہ و کعبہ پنڈت دیانند جی صاحب مختلف مذاہب کے **ہادیون اور لیڈرون** کو پانی پی پی کر کوستے ہین اور ایسا ہی انکے واجب الاحترام آریہ مقتول نے تو حد ہی کر دی ہے - اور پھر ان کے ہم نوالہ یوگیندر ڈہپال نے تو سب کو پس پشت ڈال دیا ہے وہ شخص اگر کسی دوسری کتاب پر ایسا ریمارک کرے تو فی الحقیقت عجب خیز امر ہے - آریہ سماج کے لٹریچر پر جو رائے فاضل ایڈیٹر ہندوستانی نے دی ہے اور جو سارٹیفکٹ تھوڑے ہی دنون ہین بعض عدالتون سے بعض دریدہ دہن آریون کو مل چکے ہین مسٹر پال انپر غور کرین اور پھر غور کرنے کے بعد بھی اگر وہ یہہ کہین کہ آریہ سماج گائے کی طرح بے زبان ہے تو پھر ہم یہی کہین گے کہ ؎

چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام در چشم بندی اے خدا

دیانند جی مہاراج اور آریون کی مکتی پنڈت دیانند جی مہاراج کی تحریرین بھی ایک دریائے ناپیداکنار ہین کہ جن کا نہ سر ہے نہ پیر -

درین ورطہ کشتی فروشد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

آج ہم ہین سوامی جی کی تحریرون کو نجات دائمی کے سوال کے حل کے لئے پڑتال کرتے ہین اور آریون کو توجہ دلاتے ہین کہ وہ بھی باواجی کے بچنون کو بجا رین یونہی مہاراج! ست بچن کہہ کر پیچھے نہ ہولین آخر یہ وہی پنڈت دیانند جی ہین جن کی بابت آریہ سنیجر اخبارون مین روشن خیال آریون کے مزیدار نوٹ شائع ہو چکے ہین جو ہم نے اپنے ٹریکٹ ۱ موسوم بہ **تحفہ احمدیہ** مین درج کیا ہے - آپ ہماری اِن تحقیقات پر جو ذیل مین پیش کرتے ہین غور کرین غصہ مین اگر جھاگ منہ سے نکالنا دیوانگی اور حیوانگی ہے آپ عقل سے کام لین گے تو خود پکار اٹھین گے - ع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

دیانندی مانتے ہین کہ از روے وید جیو یعنی روح کبھی دائمی مکتی یعنی ہمیشہ کی نجات نہین پا سکتا اور نجات محدود وہ ان کے عقیدہ کے مطابق اتنی ہی ہونی چاہیے جتنا عرصہ کہ جیو نے نیک اعمال کئے کیونکہ جیو کے ۵۰ سالہ نیک اعمال کا نتیجہ ۶۰ سال نجات نہین ہو سکتی ورنہ ویدک ایشور کے انصاف پر بٹہ لگتا ہے کیونکہ وہ تبھی تک منصف کہلانے کا حقدار ہے جبتک کہ وہ عین برابر ہی ثمرہ نیک و بد اعمال کا دے - یہ کیون اسلئے کہ وہ دیانندی انصاف کے قانون مین جکڑا ہوا ہے اور اگر اس نے کسی عمل کا نتیجہ ذرا زیادہ عرصہ دیدیا تو اس پر بے انصافی کا دہبہ دیانندیون کی طرف سے لگ جائے گا - دیکھیے (ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۴ دفعہ ۱۶-) کہ جسقدر کسی کے گناہ و ثواب ہوتے ہین اوسکے مطابق ہی اسکو وہ ثمرہ دیتا ہے " پھر اسی جگہ لالہ دیانند لکھتا ہے کہ اگر اعمال غیر متناہی نہین ہین تو اون کا ثمرہ غیر متناہی کیونکر ہو سکتا ہے "

اب ہم لالہ دیانند کی اس فضول و لایعنی تعلیم کے پرکھنے کے لئے سب سے پہلے اسی کی کتب کی چھان بین کرتے ہین - سب سے پہلے ستیارتھ پرکاش ہی کو لیجیے جب ہم اس عقیدہ کا اسکی دوسری تعلیم سے مقابلہ کرتے ہین تو ہمین نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ویدک ایشور کے انصاف وبے انصافی والی باتین محض دیانندی کے بے طفلی تسلیان ہی ہین ورنہ بموجب ستیارتھ پرکاش کے انسان نے محدود اعمال کے ثمرہ مین اسے اتنا عرصہ مکتی مل سکتی ہے جس کا کہ انسان حساب ہی نہین کر سکتا - ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۲۰ پر لالہ دیانند نے مکتی کی میعاد دنیا کی ۳۶ ہزار بار پیدائش اور فنا کے برابر عرصہ تک لکھی ہے اور دنیا کی ایک بار پیدائش و فنا کا زمانہ اسنے رگ وید بھاش بھومکا صفحہ ۱۵ پر ۸ ارب ۶۴ کروڑ سال لکھا ہے مگر مکتی کا زمانہ اس سے ۳۶ ہزار سال گنا زیادہ ہے اب منصف آدمی خود حساب لگالے کہ ایک انسان نے کتنے سال اعمال کئے جنکے بدلے مین اسے اتنا عرصہ دراز کے لئے مکتی مل گئی - کیا اس لاانتہا زمانہ کی مکتی دینے سے ویدک ایشور کا انصاف ابھی قایم رہ گیا -

اب اور لیجئے اسی کے برخلاف وید پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ مجھہ مین دائمی مکتی لکھی ہے جیسا کہ دیگر ویدی و قدیم رشی مانتے چلے آئے ہین مگر دیانندی اپنی لنگوٹ بند کے کہے پر چل کر دائمی مکتی سے انکار کرتے ہین - اور کسی بتانے والے کی نہین سنتے - اس مکتی پر مین ایک علیحدہ بسیط مضمون لکھونگا فی الحال وید کی دو ایک حوالے کافی ہین -

یجروید ادھیاے ۳۲ منتر ۱۰ بھومکا صفحہ ۱۳۲ (۱) وہی پرمیشور ہمارا بندھو (دکھہ کا مٹانے والا) اور جنتا (سب سکھون کو پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) ہے وہی ہماری سب مرادون کو پورا کرنے والا اور تمام لوگون دنیاؤن کو جاننے والا ہے عالم موکش پاکر ہمیشہ اسمین آنند پاتے ہین - اور تیسرے دہام یعنی خالص ستو (نور عالم) سے منور ہو کر ہمیشہ آزادی کے ساتھہ سکھہ مین رہتی ہین -

یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۵۶ بھومکا صفحہ ۱۶۴ اور انہین کے طفیل سے مجھے اس لازوال موکش مد (نجات کے درجے) کا علم ہوا ہے الخ -

ان مختصر حوالون سے معلوم ہوا کہ نجات کا درجہ لازوال اور ہمیشہ کے لئے ہے - دیانندیون کے حساب کے مطابق مکتی کا کل زمانہ ۳۱ پدم ۱۰ کھرب ۴۰ ارب سال ہوتا ہے جو صرف چند سالون کے اعمال نیک کا بدلہ ہے مگر تاہم ایشور کے انصاف کی یہان گنجائش نہین رہتی - کیونکہ دوسری جانب ہم دیکھتے ہین کہ بھوگ جونی کسی حالت مین جیو ایک محدود عرصہ تک برے کامون کی سزا پاتا ہے اور جونہی وہ گناہ کئے ہوئے عرصہ کی برابر سزا پاچکتا ہے وہ پھر انسان بن جاتا ہے اگر بدکامون کی سزا کے عرصہ کا حساب لگایا جاوے تو وہ زیادہ سے زیادہ ۴ ارب ۳۲ کروڑ سال ہو سکتا ہے یعنی جب تک دنیا قایم رہتی ہے اگر سزا کے لئے بھی اتنا ہی عرصہ ہوتا یعنی ۳۱ پدم ۱۰ کھرب ۴۰ ارب سال جتنا کہ مکتی کے لئے تو شاید ویدک ایشور کے انصاف کی رام کہانی پر کوئی اعتبار بھی کر لیتا - مگر محدود نیکیون کا بدلہ اتنا عرصہ دراز اور سزا کے لئے اتنا کم یہ ایک ایسا انصاف ہے جسے دیانندی ویدی بیان کر سکتے ہین - جواب دیتے وقت ہمارے دیانندی دوست مندرجہ ذیل حوالہ جات کو پیش نظر رکھ لین -

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۸ جسقدر کسی کے گناہ و ثواب ہوتے ہین اُسی کے مطابق اُسکو وہ ثمرہ دیتا ہے -
ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸۰ جیسا قصور ہو ویسی سزا دینے سے ہی عادل ہو سکتا ہے -
ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۲ اعمال کا دگنا یا پورا ثمرہ نہ دینے سے خدا غیر منصف ٹھیرتا ہے -

لالہ صاحبان جواب دیتے وقت جامہ سے باہر نہ ہو جائین بلکہ سوچ سمجھ کر جواب دین -

محمد منظور الٰہی سوہدروی

مضمون نگارون کو اطلاع

(۱) بعض احباب کوئی مضمون لکھہ کر بغرض اندراج بھیجتے ہین مگر وہ ایسا بدخط ہوتا ہے کہ مین خود بھی اسے اچھی طرح نہین پڑھ سکتا چہ جائیکہ کاتب صاحب اس مین دیدہ ریزی کرین - چنانچہ ابھی پچھلے ہفتہ کانگڑہ سے ایک مضمون آیا جسکے لئے صاحب مراسلہ نے الگ خط بھی لکھا مگر مین کیا کرون جب وہ پڑھا ہی نہین جاتا تو اخبار مین کسطرح درج ہو ایسے مضامین افسوس کے ساتھہ ردی مین پھینکے جاتے ہین - اسلئے جو صاحب مضمون بھیجین وہ خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھین -

۲- یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مضامین الحکم کے اغراض و مقاصد کے ماتحت ہون - اور نرم اور تہذیب کے ساتھہ لکھے جاوین - لفاظی کی بجائے معقول اور متانت کا رنگ دیا جائے اور مفید اور نتیجہ خیز بنایا جاوے اختصار کو ہاتھہ سے نہ دیا جاوے -

۳- ایڈیٹر پابند نہین ہوگا کہ ضرور ہر مضمون کو درج کرے - نہ وہ واپس کرنے پر مجبور ہے - اور مناسب اصلاح کا اسے پورا اختیار ہے -

(ایڈیٹر)